http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲ تا ۸ کیم شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۲ تا ۱۸ نومبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۲۵

حور و نور کا دولہا

فتنۂ قادیانیت کی نقاب کشائی

صوبہ اراکان برما کی مختصر تاریخ

برما میں قادیانیت کا بڑھتا ہوا ناسور

تورات کا مانند موسیٰؑ آخری اور کامل نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم

قیمت: ۵ روپے

بے نمازی کے لئے سخت سزا ہے'اس کی نماز جنازہ ہو یا نہ ہو؟

س :...... ایک مولانا نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بے نماز کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ یہاں تک کہ ایک لاکھ انتیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کبھی بے نماز کا جنازہ تو کیا ان کے ہاتھ کا پانی تک نہیں پیا۔ اور حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی ؒ نے کبھی بے نمازی کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ آپ سے عرض یہ ہے کہ آپ بھی انہی کے پیروکار ہیں آپ تمام مولانا بے نماز کا جنازہ پڑھانے سے ایک ساتھ بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے اگر آپ ایسا ہی کریں تو شاید ہی کوئی بے نمازی رہے؟

ج :...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کوئی "بے نمازی" ہوتا ہی نہیں تھا۔ اس زمانے میں تو بے ایمان منافق بھی لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت پیران پیرؒ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد تھے۔ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب میں تارک صلوۃ کے بارے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص تین نماز بغیر عذر شرعی کے محض سستی کی وجہ سے چھوڑ دے وہ کافر و مرتد ہے۔ اور اپنے ارتداد کی وجہ سے واجب القتل ہے۔ قتل کے بعد نہ اسے غسل دیا جائے نہ کفن'اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ ممکن ہے حضرت پیران پیرؒ اسی قول پر عمل فرماتے ہوں...... دوسری روایت یہ ہے کہ وہ ہے تو مسلمان لیکن بطور سزا اس کو قتل کیا جائے گا'اور قتل کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھایا جائے گا'اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ امام ابن قدامہؒ نے المغنی میں اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ اہل علم اس کی طرف رجوع فرمائیں۔ (المغنی مع الشرح الکبیر جلد ۲' صفحہ ۲۹۸_۲۰۱)

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مذہب وہی ہے جو اوپر امام احمدؒ کی دوسری روایت میں ذکر کیا گیا کہ تارک صلوۃ کافر تو نہیں مگر اس کی سزا قتل ہے اور قتل کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ (شرح مہذب ج ۳ ص ۱۴)

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک تارک صلوۃ کو قید کر دیا جائے اور اس کی پٹائی کی جائے یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر جائے۔ مرنے کے بعد جنازہ اس کا بھی پڑھا جائے گا۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بے نماز کی سزا بہت ہی سخت ہے لیکن اس کا جنازہ جائز ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ترک صلوۃ کے گناہ سے بچائے۔

بے نماز کی نماز جنازہ :

س :...... ایک گاؤں میں ایک انسان مر گیا وہ بے نمازی تھا اس گاؤں کے امام نے کہا کہ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا اس جھگڑے کی وجہ سے گاؤں والے دوسرا مولوی لائے اس نے یہ فتویٰ دیا کہ بے نمازی کا جنازہ ہو سکتا ہے لہٰذا اس دوسرے مولوی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی براہ کرم ہمیں قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ بے نمازی کا جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

ج :...... بے نمازی اگر خدا اور رسول کے حکم کا منکر نہیں تھا تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہئے۔ گاؤں کے مولوی صاحب نے اگر لوگوں کو عبرت دلانے کے لئے جنازہ نہیں پڑھا تو انہوں نے غلط نہیں کیا اگر وہ یہ فرماتے ہیں کہ اس کا جنازہ درست ہی نہیں تو یہ غلط بات ہوئی۔

حاملہ عورت کا ایک ہی جنازہ ہوتا ہے :

س :...... ہمارے گاؤں میں ایک عورت فوت ہو گئی اس کے پیٹ میں بچہ تھا' یعنی زچگی کی تکلیف کے باعث فوت ہو گئی اس کا بچہ پیدا نہیں ہوا۔ ہمارے امام صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا اب کئی لوگ کہتے ہیں کہ اس کے دو جنازے ہونے چاہئیں تھے دلائل اس طرح دیتے ہیں کہ فرض کرو ایک حاملہ عورت کو قتل کرتا ہے تو اس پر ۲ قتل کا الزام ہے؟

ج :...... جو لوگ کہتے ہیں کہ دو جنازے ہونے چاہئیں تھے' وہ غلط کہتے ہیں۔ جنازہ ایک ہی ہو گا اور دو مردوں کا اکٹھا جنازہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ جبکہ بچہ ماں کے پیٹ ہی میں مر گیا ہو اس کا جنازہ نہیں۔

اگر پانچ چھ ماہ میں پیدا شدہ بچہ کچھ دیر زندہ رہ کر مر جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ ہو گی؟

س :...... اگر کسی عورت کا پانچ چھ ماہ کے دوران مرا ہوا بچہ پیدا ہوتا ہے' یا پیدا ہونے کے بعد وہ دنیا میں آ کر کچھ سانس لینے کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملتا ہے تو دونوں صورت میں نہلانے' کفنانے' اور نماز جنازہ کے بارے میں بتائیے؟

ج :...... جو بچہ پیدائش کے بعد مر جائے اس کو غسل بھی دیا جائے اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے خواہ چند لمحے ہی زندہ رہا ہو۔ لیکن جو بچہ مردہ پیدا ہوا اس کا جنازہ نہیں۔ اسے نہلا کر اور کپڑے میں لپیٹ کر بغیر جنازہ کے دفن کر دیا جائے مگر نام اس کا بھی رکھنا چاہئے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۸ تا ۱۴ شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۲ تا ۱۸ نومبر ۱۹۹۹ء | شمارہ ۲۵

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

(اداریہ) 4
فتنہ قادیانیت کی نقاب کشائی .... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
اسلام میں عورت کا مقام .... (حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ) 11
نورالقاسم (؟) موسیٰ آخری اور کامل نبی معظم ﷺ (حضرت مولانا عبداللطیف مسعود) 16
صوبہ فرقان سے عالمی قادیانیت کا حصار ہوا سور (مولانا سید احمد محمودی) 22
حوروں کا دولہا .... (حافظ سید ریحان زیب) 24
اخبار ختم نبوت 26

بیاد
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائنر و ٹریکنر (لے آؤٹ و تزئین)
ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ
فیصل عرفان

زرِ تعاون بیرونِ ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ: ۲۵۰ روپے — ششماہی: ۱۲۵ روپے — سہ ماہی: ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 0171-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کی مذموم سرگرمیاں کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ

متحدہ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے بہانے برصغیر آنے والے انگریز کے راستے میں جو مشکل پیش آئی وہ مسلمانوں کا باہمی اتحاد واتفاق تھا۔اس نے یہ سوچا کہ اگر مسلمان قوم اس طرح متحد و متفق رہی تو ہمارا اقتدار خطرے میں پڑ جائے گا اس لئے اس نے "لڑاؤ اور حکومت کراؤ" کی پالیسی کو اپنایا اور بڑے بڑے جاگیرداروں' رئیسوں اور نوابوں کو اس نے خریدا' انہیں جاگیروں سے نوازا' ان کے لئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیئے' بڑے بڑے خطابات دیئے گئے اور تعریفی اسناد جاری کی گئیں پھر ان انگریز کے کاسہ لیسوں اور خوشامدیوں نے انگریز کے گن گانے شروع کردیئے اور جو لوگ تحریک آزادی کے لئے سرگرم تھے ان پر طرح طرح کے الزامات لگا کر بدنام کیا گیا۔انگریز کے ٹوڈیوں میں جو لوگ صف اول میں تھے ان میں سرفہرست مرزا غلام احمد قادیانی کا نام شامل ہے۔جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر انگریز کی عطا کردہ اسی نبوت کی بنیاد پر اس نے انگریز کی اطاعت کو فرض' اس کی حکومت کو اولی الامر اور اس کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا۔

برصغیر پاک وہند میں انگریزوں کے اختیار واقتدار پر قابض ہونے کے بعد اس دیس میں مسلمانوں کی حیثیت اس ڈور کٹے پتنگ یا شکستہ کشتی سے کسی طرح متجاوز نہ تھی جو ہوا کے منہ زور جھکڑوں یا سمندر کی تیز و تند طوفانی موجوں میں محصور انجام کے تصور سے لرزہ براندام ہو۔ان مشکل ترین حالات میں مسلمانان برصغیر نے دو قومی نظریے کے تحت الگ وطن (پاکستان) کا مطالبہ کیا جہاں اللہ اور اس کے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قانون نافذ ہو قرآن وسنت کی بالادستی ہو' ایمان' جان' مال' عزت وآبرو کا تحفظ یقینی ہو۔جہاں مظلوم کو بروقت انصاف میسر ہو' الغرض جہاں حکومت الٰہیہ علی منہاج النبوۃ وعلیٰ منہاج خلافت راشدہ کا قیام ہو اور پھر پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" کے نظریے تحت قیام پاکستان کے لئے ہزاروں مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہائی گئیں۔ہزاروں عفیفات کی عظمتیں لٹیں۔ہزاروں بچے یتیم ہوئے' ہزاروں جوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور بے شمار دار ورسن پر جھول گئے' ہزاروں سہاگ اجڑ گئے۔کتنے بے گناہ تہہ تیغ کردیئے گئے اور قوم نے یہ تمام مظالم اس لئے خندہ پیشانی سے جھیلے کیونکہ ان کے سامنے ایک مقصد تھا' ایک آرزو تھی' ایک دلی تمنا تھی کہ نئی مملکت میں قرآن وسنت کی بالادستی ہوگی ہم نہ سہی ہماری نسلیں اسلام اور شریعت کی بہاریں دیکھیں گی لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کی سب سے پہلی کابینہ میں سر ڈگلس گریسی آزاد وخود مختار پاکستان کی فوج کا کمانڈرانچیف' سر جوگندر ناتھ منڈل وزیر قانون اور ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنا کر شہدائے پاکستان کے خون سے غداری کی گئی۔ تاریخ پاکستان گواہ ہے کہ قادیانی وزیر خارجہ نے وزارت خارجہ کے تمام دفاتر کو قادیانیت کی تبلیغ کا مرکز بنادیا تھا۔ایسے لوگ جو قیام

پاکستان کے سرے سے مخالفین تھے اہم عہدوں پر فائز کرنا کہاں کا انصاف تھا؟

یکم مارچ ۱۹۳۹ء کو ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے دوپہر کے کھانے پر مسٹر محمد علی جناح' ظفر اللہ قادیانی اور سید محمد حسین بیرسٹر کو مدعو کیا تو چودھری رحمت علی کی اسکیم پر علاحدہ مملکت پاکستان کے نام کی تجویز پیش کی تو ظفر اللہ قادیانی مخالفت کرتے رہے اور کہا کہ "یہ ناقابل عمل ہے"(نامہ اعمال جلد اول ص ۲۶٬۲۵)

ایسے لوگوں سے بھلائی کی کیا توقع کی جاسکتی تھی؟ قیام پاکستان کے لئے تن' من' دھن قربان کرنے والوں کو یہ معلوم ہوتا کہ ہماری قربانیوں کا ثمر اس طرح ظہور پذیر ہوگا تو پھر وہ کسی بھی طرح اتنی بھاری قیمت ادا کرنے پر تیار نہ ہوتے ۔

اگر یہ جانتے چن چن کے ہم کو توڑیں گے
تو گل کبھی نہ تمنائے رنگ و بو کرتے

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قادیانی اسلام اور اہل اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ ہر نازک موقع پر دشمنان پاکستان کا ساتھ دیا اور مسلمانوں سے غداری کا ارتکاب کرکے اپنے آقا انگریز کو خوش کیا۔

یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قادیانی 'اللہ کے آخری پیغمبر رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے قادیانیت کے بانی 'انگریز کے خود کاشتہ پودے' مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ورسول مانتے ہیں' تمام امت مسلمہ کو کافر کہتے ہیں۔ اب ایسے دشمنان اسلام' دشمنان پاکستان سے بھلائی کی توقع رکھنا عبث ہے۔ قادیانی بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہ کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جس کے بے شمار واقعات وشواہد موجود ہیں اور قادیانی طاغوتی قوتوں کے آلہ کار ہیں۔ مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر پاکستان اور اہلیان پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی میں مصروف ہے' موجودہ حکومت پاکستان میں قادیانی بڑے بڑے عہدوں پر قابض ہونے کا انتہائی خطرہ ہے۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۹۹ء کے روزنامہ "ڈان" سے واضح ہوتا ہے کہ تمام کفریہ طاقتیں متحد ہوکر پاکستان میں کوئی بہت بڑا کھیل کھیلنے والی ہیں۔

اسی روز کے روزنامہ ڈان میں معروف قادیانی کنور ادریس نے خیر خواہان ملک وملت کو "مذہبی دیوانے" کہا ہے۔ بہر حال قادیانیوں کی شر انگیز سرگرمیاں کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ نظر آتی ہیں۔ لہذا ہم چیف آف آرمی اسٹاف جنرل پرویز مشرف صاحب اور دیگر اصحاب اقتدار سے اپیل کریں گے کہ دشمنان ملک وملت قادیانیوں کی شر انگیز مذموم سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں اور کلیدی عہدوں پر فائز نہ ہونے دیں اور جو قادیانی کلیدی آسامیوں پر قابض ہیں ان کو برطرف کرکے حصول پاکستان کے تقاضوں کو پورا کریں۔

پہلی قسط

فتنۂ قادیانیت کی نقاب کشائی

س: مرزائیوں کا کہنا ہے کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں' روزہ رکھتے ہیں' قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں' مسلمانوں کی طرح ذبح کرتے ہیں تو پھر ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

ج: مسلمان ہونے کے لئے پورے اسلام کو ماننا ضروری ہے کافر ہونے کے لئے پورے اسلام کا انکار ضروری نہیں' دین کے ایک مسئلہ کے انکار سے بھی کافر ہو جاتا ہے اگر کسی نے دین کے ایک ضروری مسئلہ کا انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا' چاہے کروڑ دفعہ کلمہ کیوں نہ پڑھتا ہو یا نمازی حاجی اور زکوٰۃ دینے والا کیوں نہ ہو۔ اس میں مثال ایسی ہے جیسے ایک دیگ میں چار من دودھ جمع ہو سکتا ہے۔ اب اس کے پاک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورے کا پورا پاک ہو۔ ناپاک ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ چار من دودھ میں چار من شراب ڈالیں گے' تب پلید ہوگا بلکہ ایک تولہ شراب کا بھی چار من دودھ کو پلید کر سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص دین کے ایک مسئلہ کا انکار کر دے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ مرزائیوں نے ایک مسئلہ کا نہیں کئی کا انکار کیا ہے اس لئے وہ کافر ہیں چاہے وہ کروڑ دفعہ کلمہ کیوں نہ پڑھتے ہوں۔

مسیلمہ کذاب اور اس کی پارٹی کے لوگ نماز پڑھتے تھے' اذان دیتے تھے' کلمہ پڑھتے تھے' مسلمانوں کے قبلہ کی طرف رخ کرتے تھے' مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے تھے' غرض یہ کہ تمام مسلمانوں کا اور مسیلمہ کذاب کا دین کے دیگر مسائل میں اختلاف نہ تھا۔ صرف ایک مسئلہ میں اختلاف تھا وہ یہ کہ صحابہ کرامؓ کہتے تھے کہ حضور علیہ السلام ہی نبی ہیں اور آخری نبی ہیں' جبکہ مسیلمہ کذاب نے کہا حضور بھی نبی اور حضور کے بعد میں بھی' تو صحابہ کرامؓ نے ارشاد فرمایا کہ مسیلمہ تو نے حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کر کے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ اب تیری کوئی نیکی نیکی نہیں رہی۔ دعویٰ نبوت کے بعد تو کافر ہے نہ تیرے کلمے کا اعتبار ہے نہ نماز وغیرہ کا' اس لئے صحابہ کرامؓ نے اس کے ساتھ جنگ کی۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت اور مرزائیوں کا اسے نبی مان لینا یہ وہ جرم ہے جس کے ہوتے ہوئے مرزائیوں کی کوئی نیکی' نیکی نہیں رہی۔

تحریر: حضرت مولانا اللہ وسایا

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہم مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔ بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزائیوں کا کلمہ اور ہے اس لئے مرزا کے لڑکے مرزا بشیر نے اپنی کتاب "کلمۃ الفصل" کے صفحہ ۱۵۸ پر تحریر کیا ہے کہ مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم میں ایک اور زیادتی ہو گئی۔

تو جب مسلمان کلمہ کا دوسرا جزو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں تو مسلمانوں کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہوتی ہے۔ اس میں کسی اور کی شراکت کا تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن حوالہ بالا سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے نزدیک کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو محمد سے مراد مرزا قادیانی ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا کلمہ اور ہے اور قادیانیوں کا کلمہ اور ہے۔ نیز اسی کتاب کے اسی صفحہ پر یہ عبارت بھی ہے: "پس مسیح موعود محمد رسول اللہ ہے۔" "جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اسی لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔

پس یہ عبارت پکار پکار کر ببانگ دہل اعلان کرتی ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ اس کلمہ طیبہ میں مسلمان "محمد رسول اللہ" سے مراد رحمت عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو ہی لیتے ہیں' جب کہ مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزائیوں کا کلمہ اور ہے اور مسلمانوں کا کلمہ اور ہے اس بات کو ایک مثال سے یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ امام بخاریؒ کا نام بھی محمد تھا۔ امام ابو حنیفہؒ کے ایک شاگرد کا نام بھی محمد تھا۔ شیخ محمد یوسف بنوریؒ کے صاحبزادے کا نام بھی محمد ہے۔ اب یہ تینوں فرض کیجئے کہ ایک مجلس میں ہوں۔ امام بخاریؒ کے والد صاحب آ کر کہیں تو اس سے مراد ان کا اپنا بیٹا امام بخاریؒ مراد ہوگا' اور اگر اسی مجلس میں امام ابو حنیفہؒ آ کر کہیں محمد تو اس سے ان کا اپنا شاگرد امام محمد باقر مراد ہوگا' اور اگر اسی مجلس میں حضرت بنوریؒ آ کر

میں محمد تو اس سے مراد ان کا اپنا بیٹا محمود ہی مراد ہوگا۔ تینوں نے لفظاً ایک ہی بولا' لیکن ہر ایک لفظ سے مراد علیحدہ علیحدہ اشخاص تھے۔ اسی طرح جب مرزائی محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو اس سے مراد مرزا قادیانی ہی ہوتا ہے' پس ثابت ہوتا ہے کہ ان کا کلمہ اور مسلمانوں کا کلمہ اور ہے۔

مرزائیوں کا یہ کہنا ہے کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ بعینہ یہی سوال ان سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ جب مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں تو مرزائی ان کو کافر کہتے ہیں؟ جیسا کہ مرزا قادیانی کے ایک مکتوب تذکرہ کے صفحہ ۶۹۷ مطبوعہ ربوہ اشاعت سوم پر درج ہے مرزا نے لکھا ہے کہ: "اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔" اسی طرح مرزا قادیانی کے لڑکے اور قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا محمود نے اپنی کتاب آئینہ صداقت کے صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اور ایسے ہی مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے کلمۃ الفصل کے صفحہ ۱۱۰ پر لکھا ہے کہ: ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے' مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ مرزائیوں کی ان عبارتوں سے یہ ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک مسلمان ہزار دفعہ کلمہ کیوں نہ پڑھتے ہوں لیکن مرزا کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہو سکتے ہیں اور یہ امر مرزائیوں کو بھی مسلم ہے' پس مرزائیوں کا ہزار بار کلمہ پڑھنا مرزائے قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے ان کو کفر سے نہیں بچا سکتا۔

س: ایک موقع پر حضرت اسامہؓ نے ایک کافر کو قتل کرنا چاہا اس نے فوراً کلمہ پڑھا لیکن حضرت اسامہؓ نے اس کو قتل کر دیا اور حضرت اسامہؓ حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا' جس کے جواب میں نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا۔ حضرت اسامہؓ نے فرمایا کہ اس نے ڈر کے مارے کلمہ پڑھا نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: "هل اشققت قلبه" کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تو کہ اگر کل قیامت میں اس کے بارے میں کوئی بات ہوئی تو میں اسامہ کے فعل سے بری ہوں۔ مرزائی اس سے استدلال کرتے ہیں کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو ہمارے کلمہ کا اعتبار ہونا چاہئے کیا انہوں نے ہمارے دل چیر کر دیکھ لئے ہیں کہ ہم اوپر سے کلمہ پڑھتے ہیں ہمارے دل میں کچھ اور ہوتا ہے اور تو جس طرح حضور علیہ السلام نے اسامہؓ کے اس فعل سے برأت کا اظہار کیا' مسلمانوں کے طرز عمل سے بھی اسلام بری ہے۔

ج: ایک شخص جب کلمہ پڑھتا ہے تو اسے موقع ملنا چاہئے کہ وہ اپنے افعال اور طرز عمل سے یہ ثابت کرے کہ اس نے یہ کلمہ دل سے پڑھا ہے یا زبان سے اس لئے کہ دل کی ترجمانی زبان ہے اس آدمی کا طرز عمل یہ بتائے گا کہ اس کا دل اور زبان ایک ہے یا نہیں خلاف اس واقعہ کے کہ حضرت اسامہؓ نے اس آدمی کو موقع نہیں دیا تھا کہ وہ ثابت کرتا اپنے عمل سے کہ آیا اس نے کلمہ دل سے پڑھا ہے یا زبان سے۔ اس لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نکیر فرمائی لیکن مرزائی اس حدیث سے اس لئے استدلال نہیں کر سکتے' اس لئے کہ مدت مزید اور عرصہ بعید مسلمانوں نے ان کو موقع فراہم کیا۔ کہ وہ اپنے طرز عمل سے بتائیں کہ ان کے دل میں کیا ہے آیا ان کی زبان اور دل ایک ہے۔ مرزائیوں کے لٹریچر ان کے روز مرہ کے معمولات نے یہ بتادیا کہ زبانی طور پر کلمہ پڑھنے کے باوجود ان کے دل میں یہ ہے کہ بعد وحی نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں تو ان کے اس طرز عمل نے بتادیا کہ یہ کلمہ پڑھنے کے باوجود کافرانہ عقائد رکھتے ہیں' جس کے باعث ان کے کلمہ کا اعتبار نہیں' اس لئے حدیث اسامہؓ سے ان کا استدلال باطل ہے۔

س: ایک دفعہ حضرت بلالؓ اذان دے رہے تھے' حضرت ابو محذورہؓ جو چھوٹے بچے تھے اور ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے' انہوں نے بھی نقل اتارتے ہوئے حضرت بلالؓ کے ساتھ اذان دینا شروع کر دی۔ جب حضرت بلالؓ کی اذان پوری ہوئی تو حضور علیہ السلام نے حضرت ابو محذورہؓ کو بلا کر اذان کے کلمات کہلوائے۔ آپ کے پیار و محبت اور توجہ عالی کہ جونہی اذان کے کلمات ختم ہوئے حضرت محذورہؓ مسلمان ہو گئے۔ اس سے مرزائی استدلال کرتے ہیں اور ابو محذورہؓ نے ابتداً کفر کی حالت میں اذان کہی چلو ہم آئین کے اعتبار سے کافر سہی' تو کافر ہونے کی حالت میں ہمیں اذان دینی چاہئے۔

ج: قرآن و سنت سے پوری کائنات کے قادیانی ایک واقعہ بھی ایسا ثابت نہیں کر سکتے کہ نماز کے لئے مسلمانوں نے کبھی کافر کو اذان کہنے کی اجازت دی ہو یا کسی کافر نے نماز کے لئے اذان دی ہو۔ جس دن ابو محذورہؓ نے حضرت بلالؓ کی اذان کی نقل اتاری تھی اس دن بھی نماز کے لئے اذان حضرت بلالؓ نے ہی دی تھی۔ اس حدیث شریف

سے اگر مرزائی استدلال کرنا چاہتے ہیں تو بھی تعلیم و تبلیغ کے نقطہ نظر سے ایک دفعہ اذان کے کلمات کہہ کر ان کو بھی مرزا پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جانا چاہئے لیکن وہ اذان بھی تعلیم و تبلیغ کے لئے ہوگی نہ کہ نماز کے لئے۔ ہاں مسلمان ہونے کے بعد جتنی مرتبہ چاہیں اذان دینے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں پس کافر کو قطعاً نماز کے لئے اذان دینے کی اجازت نہیں ہے۔

س: مرزائی یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو آیا ان کو وحی ہوگی یا نہ۔ اگر وحی ہوگی تو ثابت ہوا کہ حضور اکرمؐ کے بعد وحی ہو سکتی ہے' پس مسلمان کا انقطاع وحی کا عقیدہ غلط ہوا؟

ج: انقطاع وحی سے مراد انقطاع وحی نبوت ہے باقی رہا کشف والہام صالحہ تو وہ امت میں جاری ہیں اور خود قرآن گواہ ہے کہ وحی نبوت کے علاوہ اور بھی ہدایت کا راستہ دکھانے کے یا کسی مخفی امر پر مطلع کرنے کے اور بھی راستے ہیں جیسے فرمایا: "اذ اوحینا الی امک" موسیٰ یا "واوحیٰ الی النحل" شہد کی مکھی یا ام موسیٰ کو جو رہنمائی ہوئی قرآن نے اسے وحی سے تعبیر کیا۔ وحی ہونے کے باوجود وہ وحی کے منافی نہ ہوگا۔

س: تذکرہ اولیأ وغیرہ اس قسم کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بعض بزرگوں نے یہ کہا کہ میں نبی ہوں' میں محمد ہوں' میں خدا ہوں وغیرہ اگر مرزا نے بھی کہہ دیا تو اس پر فتوائے کفر کیوں؟

ج: بزرگوں کا کوئی قول و فعل شرعاً ہمارے لئے حجت نہیں خلاف مرزائیوں کے کہ وہ مرزائے قادیانی کو نبی مانتے ہیں' نبی کی بات چونکہ شریعت میں حجت ہوتی ہے' اس لئے مرزا صاحب کے یہ اقوال مرزائیوں پر حجت ہوں گے' نیز یہ بزرگوں کے ان اقوال کو ہم شرعاً صحیح نہیں سمجھتے ہم پر الزام تب ہوتا کہ ہم ان کو شرعاً حجت سمجھتے مرزا کے اقوال کو مرزائی چونکہ شرعاً حجت سمجھتے ہیں تو ان کافرانہ اقوال کو ماننے کے باعث مرزائی کافر ہوئے۔

نیز تصوف کی رو سے بعض صوفیأ پر ایسی جذب وغیرہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ جس میں وہ مدہوش ہوئے۔ اس مدہوشی میں بعض وہ ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو شرعاً صحیح نہیں ہوتیں بے ہوش ہونے کے بعد ہم ان کو معذور سمجھیں گے اور اگر وہ مدہوش نہ تھے اور عمداً ایسا کہا تو ایسا کہنے والے کو ہم کافر کہیں گے۔ چنانچہ ان کے خلاف شرع اقوال کے لئے دو راستے ہیں یہ کہ معذور ہوگا یا کافر ہوگا۔ اب مرزائی بتائیں کہ مرزا قادیانی معذور تھا یا کافر' معذور تب ہوتا کہ وہ اس کو مدہوش مانیں اور مدہوشی اور معذوری نبوت کے شایان شان نہیں۔ نیز اس میں ایک اور بھی فرق ہے کہ جب ان بزرگوں پر مدہوشی کی کیفیت ختم ہوتی تھی اگر ان کے کسی مرید نے بتادیا کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ میں محمد ہوں' میں خدا ہوں' تو اس بزرگ نے فوراً کہا کہ تم نے مجھے قتل کیوں نہ کیا' اس سے ثابت ہوا کہ وہ بزرگ بھی اس قسم کے دعاوی کو جائز نہیں سمجھتے تھے' خلاف مرزا قادیانی کے کہ اس نے نہ صرف ان خلاف شرع باتوں کو کہا بلکہ اس وحی اور نبوت کا حصہ بتایا۔ اس لئے مرزائی بھی آج تک اس کے خلاف شرع باتوں پر ایمان لاتے ہیں' لہٰذا تذکرہ اولیأ اور اس قبیلے کے دوسرے افراد معذور سمجھے جائیں گے مرزا اور مرزائی کافر سمجھے جائیں گے۔

س: قادیانی جماعت یہ اعتراض کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کا انتخاب فرمایا اور حضور سرور کائنات ﷺ کو دشمنوں سے بچانے کے لئے غار ثور کا' چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۱۲ طبع دوم پر لکھا ہے کہ: "خداوند کریم نے آنحضرت کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تلاش کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض اور نجاست کی جگہ تھی۔"

(استغفراللہ) مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلالیا نیز مرزا محمود نے اپنی کتاب دعوت الامیر میں لکھا ہے کہ: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر حضور علیہ السلام زمین میں۔" یہ حضور علیہ السلام کی توہین اور تنقیص ہے۔

ج: عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر جانا اور حضور سرور کائنات ﷺ کا زمین میں مدفون ہونا عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بلندی اور حضور علیہ السلام کے لئے زمین کا انتخاب کرنا غرض یہ کہ کسی کا اوپر ہونا اور کسی کا نیچے ہونا اس سے عظمت یا تنقیص لازم نہیں آتی کوئی اوپر ہو یا نیچے جس کی جو شان ہے وہ برقرار رہے گی۔ آسمان والوں کی زیادہ شان ہو اور زمین والوں کی کم' مرزائیوں کی یہ بات عقلاً نقلاً غلط ہے۔

فرشتے آسمانوں پر رہتے ہیں اور انبیأ علیہم السلام زمین میں مدفون اس سے یہ لازم نہیں ہوتا کہ فرشتے آسمانوں پر ہیں اور رحمت عالم ﷺ روضہ طیبہ میں۔ حالانکہ جبریل امین علیہ السلام آپ ﷺ کے دربان تھے۔

ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے کندھوں پر مدینہ طیبہ کے بازار میں حضرت حسنؓ سوار تھے' آپ علیہ السلام نے ان کو کندھوں پر اٹھایا

ہوا تھا جس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ: ''حسن تمہیں سواری اچھی ملی ہے۔'' اس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے عمرؓ! اگر سواری اچھی ہے تو سوار بھی اچھا ہے۔'' کیا حضرت حسنؓ کا حضور اکرمؐ کے کندھوں پر سوار ہونا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضرت حسنؓ حضور علیہ السلام سے افضل تھے، نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس طرح فتح مکہ کے موقع پر کعبہ شریف سے بتوں کو ہٹانے کے لئے حضور علیہ السلام کے حکم پر حضرت علیؓ آپؐ کے کندھے پر سوار ہوئے تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضرت علیؓ حضور اکرمؐ سے افضل تھے؟

امتی حضور علیہ السلام کے روضہ پر کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے ہیں، اس وقت امتی زمین پر ہوتے ہیں اور حضور علیہ السلام زیر زمین تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ امتی حضور اکرمؐ سے افضل ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ غرض یہ کہ اللہ رب العزت نے حضور علیہ السلام کو جو شان بخشی ہے وہ آپ کی ہر حال میں برقرار رہے گی، چاہے حضورؐ کے کندھوں پر کوئی سوار ہو یا حضور اکرمؐ کسی کے کندھے پر سوار ہوں، جیسے حضور علیہ السلام نے ہجرت کی رات ابوبکر صدیقؓ کے کندھوں پر بیٹھ کر سواری کی۔ (بلا تشبیہ) موتی دریا کی تہہ میں ہوتے ہیں اور گھاس پھوس، تنکے اور جھاگ سمندر کی سطح پر ہوتے ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تنکے یا جھاگ موتیوں سے افضل ہوں یا جیسے مرغی زمین پر ہوتی ہے لیکن کوا اور گدھ فضا میں اڑتے ہیں۔ ان کے فضا میں اڑنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوا اور گدھ مرغی سے افضل ہوں یا جیسے رات کو آدمی سوتا ہے تو رضائی اس کے اوپر ہوتی ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رضائی انسان سے افضل ہو، بادام کا سخت چھلکا اوپر ہوتا ہے اور مغز اندر تو اس سے لازم نہیں آتا تو مغز سے چھلکا افضل ہوا؟

باقی رہا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کا زمین میں مدفون ہونا اس سے حضور علیہ السلام کی تنقیص لازم آتی ہے تو ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اہل سنت کے نزدیک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس مبارک مٹی میں آرام فرما رہے ہیں، اہل سنت کے نزدیک اس مٹی کی شان عرش سے بھی زیادہ ہے۔ مرزائیوں کا منہ بند کرانے کے لئے یہ واقعہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ میں (مولانا اللہ وسایا) نے اپنی نظروں سے خود دیکھا کہ مرزا محمود کی قبر پر چار دیواری سے قبل ایک کتا پیشاب کر رہا تھا تو کیا اس سے یہ لازم آیا کہ کتا مرزا محمود سے افضل ہے؟

س: اگر کوئی شخص مرزا قادیانی کی گستاخیوں کو دیکھ کر اس کو خنزیر کہہ دے تو کیا اس کو ایسا کہنا درست ہوگا؟

ج: قرآن مجید کی نص قطعی ہے کہ نافرمان لوگوں کے لئے قرآن مجید میں: ''اولئک کالانعام بل هم اضل'' ہے پس جانوروں میں خنزیر بھی شامل ہے تو قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ مرزا اور اس جیسے اور لوگوں کو خنزیر جیسے جانوروں سے تشبیہ دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

ج ۲: خنزیر تو کیا مرزائی خنزیروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں، اس لئے کہ اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو تو اس میں خنزیر پالنا جرم ہوگا۔ لیکن دور دراز کے جنگلوں میں خنزیر کو تلاش کرکے قتل کرنا اسلامی مملکت کے ذمہ نہیں، مل جائے تو قتل کردو، تلاش کرکے قتل کرنا ضروری نہیں، بلکہ مرتد اور زندیق کو تلاش کرکے قتل کرنا اسلامی حکومت کے ذمہ ہے، لہٰذا مرزا قادیانی خنزیر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

نوٹ: حلول اور تناسخ خالصتاً ہندوؤں کے عقیدے ہیں مرزا قادیانی نے ان سے لے کر اپنے عقائد میں شامل کرلیا۔ تفصیل پروفیسر الیاس برنی کی کتاب ''قادیانی مذہب'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔ رہا ظل اور بروز ممکن ہے کہ کسی صوفی نے یہ اصطلاح استعمال کی ہو مگر آئمہ اربعہ میں اس کا کوئی وجود نہیں۔ نیز یہ کہ قادیانی جس وقت ظلی یا بروزی نبوت کا تصور پیش کرتے ہیں تو وہ بھی محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے، ورنہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا نے ظلی نبوت پاکر بھی نعوذباللہ حضور علیہ السلام کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہونے کی کوشش حاصل کرلی تھی۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' کے صفحہ ۱۱۳ پر لکھا ہے کہ:

''پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

س: مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام کیا تھا؟

ج: مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام ٹیچی تھا، مرزا قادیانی نے خود اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' کے صفحہ ۳۳۲ پر لکھا ہے کہ:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا، میں نے اس کا نام پوچھا؟ اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا، آخر کچھ تو نام ہوگا، اس نے کہا میرا نام

اب میں کچھ باتیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلق عرض کروں گا' اس وقت دنیا اسلام کی طلبگار ہے دنیا کو ضرورت ہے کہ اسلام ان کی رہنمائی کرے' لیکن اس رہنمائی کے لئے کارآمد مبلغ نہیں مل رہے ہیں' اگر ہماری تنظیم مضبوط ہو' مالی طور پر مستحکم ہو اور مبلغ باہر کے ملکوں میں جانے لگ جائیں تو وہاں اسلام کی تعلیم عام ہو سکتی ہے اور لوگ اسلام کے حلقہ بگوش بن سکتے ہیں۔ مولانا لال حسین اختر ہماری جماعت کے مبلغ ہیں وہ جزیرہ فجی میں نو ماہ تک مقیم رہے اس جزیرہ میں باوجودیکہ مسلمان کثیر تعداد میں موجود ہیں لیکن وہاں قرآن کا ایک بھی مدرسہ نہیں تھا' مولانا لال حسین اختر نے اس جزیرہ کے تمام بڑے شہروں کے سربرآوردہ مسلمانوں کو بلایا اور ان کی مدد سے وہاں قرآن پاک کی تعلیم کا مدرسہ قائم کیا' ایک استاد کا تقرر کیا' زمین بھی اس مدرسہ کے لئے خریدی' بلڈنگ بھی تعمیر ہو رہی ہے' اس وقت ستر لڑکے وہاں قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔ یوگوسلاویہ مشرقی یورپ کا ایک ملک ہے اس سارے ملک میں قرآن مجید کا صرف ایک ہی نسخہ ہے اندازہ لگایئے کہ کرنے کا کام ہے جو نہیں ہو رہا' امریکہ کی مثال لیجئے امریکہ کے اصل باشندے جو اب ریڈ انڈین کہلاتے ہیں ان میں بہت سے لوگ مسلمان ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ امریکہ کے گوری چمڑی والے لوگ وہاں کے اصل باشندے نہیں ہیں' بلکہ یہ تو باہر سے آکر ان کے ملک پر قابض ہو گئے جیسے ہمارے ملک پر انگریز نے قبضہ کر لیا تھا' بہر حال وہاں سے ابھی حال ہی میں ایک شہری پاکستان آیا اس نے بتایا کہ امریکہ کے نیگرو مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے صحیح العقیدہ مبلغ کی ضرورت ہے' قادیانی مبلغ وہاں جاتے ہیں' بظاہر وہ عیسائیوں میں جا کر تبلیغ کرتے ہیں' مگر وہ عیسائیوں کو مسلمان بنانے کی بجائے قادیانی بنا کر آتے ہیں' وہی مثل ہوئی کہ: فرمن المطر وقام تحت المیزاب "بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے آکر کھڑا ہو گیا۔" اسے کہتے ہیں آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا' قادیانی باہر جا کر اسلام نہیں پھیلاتے بلکہ قادیانیت کا پرچار کرتے ہیں اس لئے مجلس تحفظ ختم نبوت چاہتی ہے کہ ایسے مبلغ تیار کئے جائیں جو باہر کے ملکوں میں جا کر اسلام کی تبلیغ کریں' عیسائیت کا بھی رد کریں' اشتراکیت کا بھی رد کریں اور قادیانیت کے بڑھتے ہوئے فتنہ کا بھی انسداد کریں' اس مقصد کے لئے ہمیں کالجوں کے ایسے نوجوان منتخب کرنے ہوں گے جو دین کی خدمت کا عزم رکھتے ہوں' میں کہتا ہوں کہ اصل قوم کا جوہر تو کالجوں میں ہے۔ پولیس میں جتنے آفسر آئیں گے کالجوں سے آئیں گے' ڈی سی آفس میں یا کسی بھی سرکاری محکمہ میں جتنے ملازم پیشہ لوگ بھرتی ہوں گے وہ سب کالج سے آئیں گے' فوج کے افسر بھی کالجوں سے تربیت پا کر باہر نکلتے ہیں' کمشنر اور گورنر بھی کالج ہی کے تربیت یافتہ ہوتے ہیں' حتیٰ کہ ملک کا صدر بھی کالج سے پڑھ کر نکلا ہے' ایوب خان بھی کالج کا پڑھا ہوا تھا اور اس کے خلاف جو لڑکے جلوس نکالتے تھے وہ بھی کالج ہی کے فرزند تھے' ملک کا نظام سارا کالج والوں کے ہاتھ میں ہے' ملک کا نظام خراب ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ کالجوں کا نظام خراب ہے' کالجوں کا نظام اس لئے خراب ہے کہ کالجوں کی تعلیم ناقص ہے کالجوں کے لڑکے مسجد میں نہیں آتے جمعہ نہیں پڑھتے اور مولوی ان کے ہاں نہیں جاتے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے مبلغ رکھے جائیں جو دین بھی سیکھ لیں اور گریجویٹ بھی ہوں' بی اے ایم اے' پاس ہوں وہ کالجوں میں جا کر دین پڑھائیں' دین سمجھائیں' دین کی تعلیم دیں تاکہ کالجوں کا ماحول اچھا ہو جب کالجوں کا ماحول اچھا ہو گا تو پولیس میں جتنے تھانیدار بھرتی ہوں گے نیک ہوں گے' جتنے اعلیٰ افسر ہوں گے وہ بھی نیک ہوں گے سول اور فوجی افسر بھی نیک ہوں گے' ہماری کوشش یہ ہوگی کہ کالج کے لڑکوں میں دو باتیں پیدا ہو جائیں دین سے محبت اور ملک و قوم سے محبت' دین سے لگاؤ ہو گا تو یہ لوگ اچھے ملازم اور اچھے شہری ثابت ہوں گے' آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس اسکیم کو کامیاب فرمائے۔ ہم نے پہلے جتنے بھی مبلغ رکھے ہیں وہ نرے پرے مولوی ہیں وہ ملک میں ہر جگہ جاتے ہیں اور عوام کو دین سمجھاتے ہیں' لیکن کالج میں وہی شخص کام کر سکتا ہے جو نرا مولوی نہ ہو کچھ اپ ٹو ڈیٹ بھی ہو' کچھ اف ہٹ بھی جا کر کر سکے وہاں انگریزی فر فر بول سکے اور بول سکتا ہو تم نے دیکھا ہو گا کہ بلبل بلبل کے پاس جا کر بیٹھتی ہے کوا کوے کے پاس جا کر بیٹھتا ہے' چڑیاں چڑیوں کے پاس جا کر بیٹھتی ہیں۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز!

گاڑی میں تم نے دیکھا ہو گا دیہاتی دیہاتی کے پاس جا کر بیٹھتا ہے شہری شہری کے پاس بیٹھ کر خوش ہوتا ہے' پڑھا لکھا پڑھے لکھے کے پاس بیٹھنا پسند کرتا ہے' داڑھی والا داڑھی والے کے پاس بیٹھے گا' داڑھی والے آپس میں باتیں کرتے ہیں اور کوٹ پتلون والے آپس میں گٹ مٹ کرتے ہیں' اگر ایک بابو کے پاس ایک داڑھی والا جا کر بیٹھ جائے تو دونوں ایک دوسرے سے ناراض ناراض دکھائی دیتے ہیں' بابو کہتا ہے دل میں کہ میں کہاں پھنس گیا' اپنے جیسے آدمی سے قدرتاً آدمی مانوس

ہو جاتا ہے اس لئے ہم ایسے مبلغ رکھنا چاہتے ہیں‘ سر دست صرف پانچ مبلغ رکھنا درکار ہیں ایک مل گیا ہے وہ گریجویٹ ہے آپ میں سے کسی کا بھائی‘ کسی کا بیٹا یا کوئی خود اس طرف آنا چاہتا ہے تو ہمارے پاس چار آسامیاں خالی ہیں گریجویٹ ہونا شرط ہے۔ یہاں ضمناً ایک بات اور کہہ دوں کسی مسجد میں خطیب کی ضرورت ہو اخبار میں اشتہار شائع کرا دیں سال بھر تک کوئی درخواست نہیں آتی عربی مدرسہ میں مدرس کی ضرورت کا اشتہار اخبار میں چھاپ دیا جائے مدتوں مدرس نہیں ملتا لیکن دو کلرکوں کی ضرورت کا اشتہار شائع کر دیا جائے تو دس ہزار درخواستیں آجائیں گی۔ انگریزی پڑھے لکھے سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں اور انہیں نوکری نہیں ملتی آخر سارے تو سرکاری ملازم نہیں بن جائیں گے‘ کچھ فیکٹریوں میں جائیں گے کچھ پرائیویٹ کچھ کارخانوں میں اور دکانوں میں ملازمت ڈھونڈیں گے‘ آپ ختم نبوتؐ کے دفتر کو ایک فیکٹری یا ایک مل سمجھ لیں ہم عام مبلغ کو جب اپنے ہاں رکھتے ہیں تو شروع دن سے سو روپے ماہوار اس کا وظیفہ مقرر کرتے ہیں لیکن گریجویٹ کا دو سو سے وظیفہ شروع کرتے ہیں‘ دیکھو ہم نے بھی گریجویٹ کو بی اے پاس کو زیادہ تنخواہ دی ہے‘ میں کہتا ہوں آپ اپنے بچوں کو خواہ وہ اسکولوں میں پڑھتے ہوں یا کالجوں میں دینی تربیت دیں ان کو اچھی اچھی کتابیں پڑھنے کے لئے دیں ہفتہ میں ایک دن ان کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں بھیجیں علما کی صحبت میں بیٹھنے کی ہدایت کریں تاکہ بچوں کو دین سے مناسبت پیدا ہو دین کے لئے ان کے اندر ایک جذبہ ابھرے اور وہ دین کے کام آسکیں۔

آغا شورش کشمیریؒ کا نام آپ نے سنا ہو گا جب وہ گرفتار نہیں ہوئے تھے انہوں نے اپنی تقریر میں کہا تھا اور یہی تقریر ان کی گرفتاری کا باعث بنی انہوں نے بتایا تھا کہ پاکستان کی فوج میں کل چودہ جنرل ہیں ان میں سے گیارہ مرزائی ہیں شورش کشمیریؒ نے یہ بات بھرے جلسہ میں بتائی تھی میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ صحیح ہے تو آخر ہماری حکومت قادیانیوں کے فتنہ سے غافل کیوں ہے؟ کیا وہ ملک پر قادیانیوں کا قبضہ کرانا چاہتی ہے اور اگر یہ بات غلط تھی تو حکومت نے اس کی تردید کیوں نہیں کی اگر یہ بات صحیح ہے تو پاکستان پر قبضہ مسلمانوں کا نہ ہوا بلکہ قادیانیوں کا ہوا‘ آغا شورشؒ نے یہ بھی کہا تھا کہ پاکستان میں چار ہوائی اڈے ہیں ان میں سے تین بہت ہی اہم ہیں اور ان تینوں پر قادیانی قابض ہیں‘ ایک جو زیادہ اہم نہیں ہے اس کا انچارج مسلمان ہے‘ یہ تقریر انہوں نے موچی دروازے کے باہر جمعیت علما اسلام کے اجلاس میں کی تھی‘ گورنمنٹ کو اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہئے کہ ملک پر قادیانیوں کا اس طرح تسلط کیوں ہے؟! اس کے علاوہ ایک بات اور بھی کہتا ہوں سارا ملک شور کر رہا تھا کہ ایوب خان نے اس ملک کو لوٹ کھایا‘ اس کے بیٹوں نے ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے‘ بڑی افواہیں گرم تھیں‘ گوہر ایوب نے اتنا کھایا‘ اختر ایوب نے اتنا کھایا‘ مارشل لاء لگے کو تین ماہ ہو چکے ہیں۔ سارا ملک اس انتظار میں ہے کہ ایوب خان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے اور اگر یہ بات جھوٹ تھی تو ایوب خان کا دامن بالکل صاف تھا تو حکومت کی جانب سے ان باتوں کی تردید ہونی چاہئے یہ گومگو پالیسی کچھ اچھی بات نہیں‘ اگر ایوب خان اور اس کے بیٹوں نے اس ملک کو لوٹا ہے تو ان کا محاسبہ ہونا چاہئے ورنہ حکومت ان کی برأت کا اعلان کر دے‘ بس یہی کچھ مجھے کہنا تھا جو میں نے عرض کر دیا قادیانیوں کے بارے میں اور بہت سی باتیں کہنے کی تھیں لیکن پھر کبھی جب مجھے فرصت ہوگی اس بارے میں عرض کروں گا۔

ایف بی ایریا کراچی میں قادیانی استانیوں کی مذموم سرگرمیاں

تعلیمی اداروں میں قادیانیت کی تبلیغ کا حکومت بروقت نوٹس لے

کراچی (نمائندہ خصوصی) خصوصی ذرائع سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ عزیز نیشنل گرلز سیکنڈری اسکول بلاک ۱۴ ایف بی ایریا میں تعینات ہیڈ مسٹریس صغریٰ بانو قادیانی ہے اور اسکول میں قادیانیت کی تبلیغ کرکے آئین پاکستان کی خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ اسی طرح بلاک ۱۶ ایف بی ایریا گورنمنٹ ایجوکیشن کالج میں بھی ایک طالبہ قادیانی ہے جو طالبات میں قادیانیت کی تبلیغ کرتی ہے اور مختلف طریقوں سے لڑکیوں کو تقریبات میں بلا کر قادیانیت کی تبلیغ کرکے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرکے اشتعال پھیلا رہی ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ایجوکیشن کالج کی قادیانی طالبہ اور گورنمنٹ نیشنل گرلز سیکنڈری اسکول بلاک ۱۴‘ ایف بی ایریا کی ہیڈ مسٹریس صغریٰ بانو کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کا بروقت سدباب کرے ورنہ حالات کی خرابی کی تمام تر ذمہ داری حکومت پاکستان پر عائد ہوگی۔

تورات کا مانند موسیٰ

آخری اور کامل نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم

خالق کائنات نے انسانی راہنمائی کے لئے شروع سے ہی انبیأ' رسل اور کتب کا سلسلہ جاری فرما رکھا ہے' اس لئے کہ انسان از خود اپنی سعادت و شقاوت' کامیابی اور ناکامی کو مکمل طور پر سمجھ نہیں سکتا' اس بنا پر رب العالمین نے بے شمار انبیأ و رسل وقتاً فوقتاً مختلف طبقات انسانی میں مبعوث فرمائے جو کہ سب کے سب ایک ہی تعلیم اور دعوت دیتے تھے کہ تمام انسان اللہ تعالیٰ کے بلاشرکت غیرے فرمانبردار بندے بن جائیں صرف اسی کی مرضی اور منشأ کو ملحوظ خاطر رکھ کر اسے پورا کرتے رہیں' اس ایک ہی کی عبودیت اختیار کرلیں' پھر ان ہادیان عالم سے بعض افراد نمایاں عظمت و شان کے حامل تھے' جیسے حضرت نوح علیہ السلام کہ جنہوں نے انسانیت کو نہایت اہتمام کے ساتھ اور طویل مدت تک بے مثل راہنمائی فرمائی' ان کے بعد جد انبیأ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسم گرامی نہایت ممتاز اور نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بے مثال فداکاری اور عبودیت کی بنا پر ان پر بے پناہ نوازشات مبذول فرمائیں' حتیٰ کہ ان کے بعد تمام سلسلہ نبوت و رسالت انہی کی نسل میں مرکوز فرمادیا' قیامت تک ہدایت وراہنمائی انہی کی اولاد سے وابستہ فرمادی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بائبل کی رو سے چھیاسی سال تک بے اولاد رہے' پھر اللہ کریم نے فضل فرمایا اور آپ کو ایک عظیم فرزند اسمٰعیل علیہ السلام کی بشارت سنائی' جو آپ کی اہلیہ ہاجرہ کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے' چنانچہ تورات کے مطابق حضرت ہاجرہ کو بھی بشارت ہوئی کہ تمہارا دکھ اللہ نے سن لیا اور تمہیں ایک فرزند عطا کیا جائے گا' تم نے اس کا نام اسمٰعیل رکھنا ہوگا'

تحریر: مولانا عبداللطیف مسعود

(جس کا معنی ہے خدا نے سن لی) تو یہ اسمٰعیل علیہ السلام خدا کے وعدہ کے فرزند تھے جن کا اسم گرامی بھی خدائی ہدایت کے مطابق ایک یادگار کے طور پر رکھا گیا۔ لہذا یہ آپ کے اکلوتے فرزند قرار پائے۔ بعدازاں آپ کو دوسرے فرزند حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت ملی جو کہ حضرت سارہ سے پیدا ہوئے۔ بس یہی دو فرزند خدائی عنایات کے مرکز تھے' جن سے خدائی نوازشات وابستہ ہونے والی تھیں اور انہی دو کے متعلق ارشاد باری تھا کہ:

"تیری نسل سے دنیا کے سارے قبیلے برکت پائیں گے۔"

(کتاب اول باب ۲' پیدائش ۱۸:۸)

چنانچہ حسب حکمت الٰہی پہلے حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد بارآور ہوئی' آپ کی اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام سے بنی اسرائیل کہلائی اور خدائی انعامات اور برکات کی مستحق قرار پائی۔ اس نسل میں بے شمار نبی مبعوث ہوئے جن میں حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام نمایاں مقام و شان کے مالک تھے' آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک مستقل شریعت بنام توراۃ عطا فرمائی انکے بعد حضرت داؤد و سلیمان بھی بڑے جاہ و جلال والے نبی ہوئے ہیں' آخر اس سلسلہ اولیٰ کے آخری تاجدار حضرت مسیح علیہ السلام صاحب انجیل مقدس تشریف لائے' پھر ان کے بعد سلسلہ ابراہیمی کی دوسری شاخ بارآور ہونے کا وقت آگیا کیونکہ پہلا سلسلہ یعنی بنی اسرائیل خدائی احسانات کی حق ادائی اور قدر شناسی نہ کرسکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب عزوشرف سے معزول کرکے دوسرے سلسلہ کو بارآور فرمایا جن کے متعلق شروع ہی سے وعدہ تھا کہ میں اسمٰعیل کی اولاد کو بھی شرف عظمت بخشوں گا' ان کو ایک بڑی قوم بناؤں گا' پھر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی اس حقیقت کو نمایاں فرمایا' دیکھئے

انجیل متی باب ۲۱ آخر ہا دریں اس سلسلہ کے عظیم الشان فرزند حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے فرزند قیدار کے سلسلہ سے ہدایت عالم کے لئے تشریف لائے تو وہ وعدہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تورات میں مذکور تھا کہ :

"تیری نسل سے دنیا کے سارے قبیلے برکت پائیں۔" (پیدائش ۲۲:۱۸)

پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو ختم کر کے عالمگیر سطح پر اقوام عالم کو رشد و ہدایت کا پیغام سنایا۔ پھر یہ سلسلہ نبوت و رسالت چونکہ ایک ہی منبع سے شروع ہوا تھا لہٰذا اصولی طور پر سب کا پیغام اور دعوت ایک ہی تھی، جس میں صرف توحید الٰہی اور احترام انسانیت کا بھی پیغام تھا، ہاں زمانہ کے تقاضوں کے پیش نظر فروعی احکام میں کچھ تفاوت تھا۔ تو اس اتحاد دعوت کی بنا پر ہر پیغمبر اپنی امت کو بعد والے پیغمبر پر ایمان لانے کی تلقین کرتا رہا اور بعد والے نبی پہلوں کا احترام سکھاتے رہے۔ مگر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہر ایک نبی اور صحیفہ نے مسلسل بشارت سنائیں کہ آخر میں وہ عظیم الشان نبی آنے والا ہے جس کی آمد پر تمام امتیں آپ پر ایمان لانے کی مکلف اور پابند ہوں گی۔ چنانچہ تورات موسوی میں بایں الفاظ یہ مسرت انگیز بشارت مذکور ہے کہ :

"میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔"

(کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸، ۱۹)

تشریح و تفصیل :

اس اقتباس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب فرما کر بشارت دی جا رہی ہے کہ :

(۱)..... اے موسیٰ علیہ السلام میں ان اسرائیلیوں کے بھائیوں یعنی بنی اسمٰعیل سے تیری مانند ایک نبی برحق مبعوث کروں گا

(۲)..... میں اس نبی کو تیری طرح لکھا ہوا کلام نہ دوں گا بلکہ میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ (یہ قرآن مجید کی صفت ہے کیونکہ یہ آپ کے سینہ اطہر میں نازل کیا گیا، یکمشت لکھا ہوا نہیں ملا، جسے آپ اپنی زبان اقدس سے دہراتے اور تعلیم دیتے تھے۔)

(۳)..... تیسرا وصف یہ ہے کہ میں اسے جو حکم دوں گا وہ اپنی امت کو وہی کہے گا، یہ شان بھی آپ کی ہی ہے جس کا ذکر خود قرآن مجید میں ہے کہ :

ترجمہ : "ہمارے یہ پیغمبر وہی تکلم فرماتے ہیں جن کی ان کو وحی کی جاوے"

گویا آپ کا یہ فرمان وحی الٰہی کے مطابق ہے چاہے وہ قرآن ہو یا حدیث پاک ہو۔

اس وضاحت کے بعد اس کے مصداق کو مزید واضح کرنے کے لئے عہد جدید کا مطالعہ بھی مفید ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد اعظم الحواریین، جناب پطرس وضاحت کرتے ہیں کہ :

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہو رہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔"

چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ :

"خداوند خدا تمہارے بھائیوں سے تمہارے لئے مجھ جیسا ایک نبی پیدا کرے گا جو کچھ وہ تم سے کہے گا اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔" (اعمال ۳: ۱۹ تا ۲۳)

اس اقتباس سے واضح ہو گیا کہ وہ نبی برحق اس وقت مبعوث ہوگا جبکہ مسیح علیہ السلام اپنا دور رسالت پورا کر کے آسمان پر تشریف لے جا چکے ہوں گے۔

مانند موسیٰ کے مصداق میں عیسائی نزاع :

"یہود و نصاریٰ کی طبیعت تعصب و عناد میں قریباً یکساں ہے یہ لوگ ایک طے شدہ حقیقت کے تسلیم کرنے کو بھی تیار نہیں ہوتے بلکہ قسم کے اعتراضات اور اشکالات پیش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا تورات کی پیش گوئی ایک واضح ترین حقیقت ہے کہ یہ سو فیصد سید الانبیاء محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ اس پیشگوئی میں مذکور جملہ امور آپ کے سوا کسی بھی اور شخصیت پر فٹ نہیں آتے۔"

ملاحظہ فرمائیے اس کا پہلا جملہ ایک عنوان کی حیثیت رکھتا ہے کہ :

"میں تیرے بھائیوں سے تجھ جیسا
ایک نبی برپا کروں گا۔"

اس میں تین امور قابل توجہ ہیں۔ تیرے بھائیوں' تجھ جیسا' ایک نبی برپا کروں گا۔

تیرے بھائیوں : سے مراد وہی اسمٰعیل (وعدہ کا فرزند) اور اسحٰق ہوں گے کیونکہ ان دونوں کو ہی ابراہیمؑ کی بلاواسطہ نسل فرما کر ان سے برکات و خیرات کے وعدے فرمائے گئے ہیں اور کسی سے ایسے وعدے ہرگز نہیں۔

تجھ جیسا : اس میں اس نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس تشبیہ سے اہل صلیب غلط اور ناجائز مفاد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کا مصداق خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ اس پر عام مسیحی پادریوں کے علاوہ مفرور سیالکوٹ اعزازی پادری برکت اے خان نے مستقل ایک کتابچہ لکھ مارا' جس پر میں نے اسی ایک شق پر گرفت کی تو وہ بالکل خاموش ہو گیا۔ اسی طرح اب ایک ریٹائر فوجی ٹی ناصر نے اپنے ماہنامہ "کلام حق" میں وہی بے حقیقت بات کہہ دی ہے اور مختلف اناپ شناپ باتیں لکھ کر دو صفحے سیاہ کر دیئے جس میں کوئی معقول اور کام کی بات نہیں محض خانہ پری کرتے ہوئے چند ادھر ادھر کی باتیں لکھی ہیں۔

مانند موسیٰ علیہ السلام :

ناظرین کرام! اس مذکورہ بالا پیشگوئی کا مصداق طے کرنے میں بشرط انصاف پسندی کچھ زیادہ دشواری لاحق نہیں ہوئی کیونکہ اس کا ایک ایک جملہ اسے حضرت مسیح علیہ السلام پر فٹ آنے میں رکاوٹ بن رہا ہے' اس لئے کہ :

(۱)..... حضرت موسیٰ علیہ السلام محض انسان تھے جبکہ اہل صلیب حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں' انہیں ازلی ابدی اور قادر مطلق خدا تسلیم کرتے ہیں تو پھر وہ مانند موسیٰ کیسے ہوئے؟ خدا تعالیٰ کو از روئے بائبل بھی بے مثل ذات ہے' اس کی کوئی نظیر نہیں ہے وہ واحد اور یکتا اور ان دیکھی ہستی ہے لہذا مسیح کس طرح مانند موسیٰ ہو گئے؟

خدا کی بے نظیری کے لئے ملاحظہ فرمایئے حوالہ جات بائبل میں لکھا ہے کہ :

(۱) "خدا کی مانند کوئی نہیں۔" (کتاب خروج ۱۸: ۱۰' ۱۴: ۹' استثنا ۲۳: ۲۶' تواریخ ۱۷: ۲۰' ۲ سموئیل ۷: ۲۲)

"خداوند قدوس بے نظیر ہے۔" (زبور ۸۹: ۶' کتاب یرمیاہ ۱۰: ۶' ۷ وغیرہ)

(۲) حضرت موسیٰ ماں اور باپ دونوں سے پیدا ہوئے' جبکہ مسیحؑ صرف والدہ سے محض قدرت الٰہی سے متولد ہوئے۔

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام مستقل ایک شریعت لے کر مبعوث ہوئے جبکہ مسیحؑ پر..... کوئی کلام نازل نہیں ہوا بلکہ وہ تو خود خدا کی صفت کلام کے مجسم تھے۔

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب جہاد نبی تھے' جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام کو کبھی جہاد کی نوبت نہ آئی۔

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے اپنی قوم کو فرعون کی غلامی سے چھڑا کر فلسطین کو ہجرت فرمائی جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصلوں کی غلامی سے نہ چھڑا سکے بلکہ اسرائیلیوں نے آپ کو نبی برحق ہی تسلیم نہ کیا بلکہ انہوں نے رومی حکومت کو بھڑکا کر حضرت مسیح کو مصلوب کرا دیا۔

(۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باقاعدہ شادیاں کیں ان سے اولاد ہوئی جبکہ مسیح علیہ السلام نے ایک بھی شادی نہیں کی۔

(۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام باقاعدہ اپنی امت اسرائیل کی پیشوائی اور سیاست کرتے تھے جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی اپنی امت ہی نہ بنی فیصلہ کہاں کرتے؟

(۸) "حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس برس کی عمر میں نبی ہوئے۔" (اعمال ۷: ۲۳) جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام تو خدا تھے وہ نبی کیسے اور کس کے ہوئے' ہاں ظاہری طور پر انہوں نے وعظ و تبلیغ ۳۰ سال کی عمر میں شروع فرمائی۔

(۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین فرماں روا ہوئے جیسے یوشع بن نون' جبکہ مسیحؑ خود ہی فرماں رواں نہ ہو سکے تو آپ کے جانشین کہاں جانشینی کرتے؟ ہاں آپ کے بعد پولوس نے مسیحیت کے برعکس اپنے غلط نظریات پھیلائے تو ان نظریات کے حامل پولوس کے جانشین بکثرت ہوئے اور ہو رہے ہیں' جنہوں نے دنیائے عالم کا امن تباہ و برباد کر دیا ہے' انسانیت کو ہر قسم کی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے' خلاف اس کے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام صفات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند تھے مثلاً :

☆..... آپ بھی انسان کامل تھے ماں باپ دونوں سے پیدا ہوئے۔

☆..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک مستقل اور دائمی شریعت عطا ہوئی

☆..... سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی طرح عبد کامل تھے' آپ میں الوہیت کا

شائبہ بھی نہ تھا بلکہ آپ نے اپنی عبودیت کو کلمہ کا جزو لازمی بنادیا' یعنی عبدہ ورسولہ پر فرد ہر فرد مسلم کے کلمہ کا جزو لاینفک ہے۔ بخلاف مسیح علیہ السلام کے کہ ان کو تمام عیسائی خدا مانتے ہیں اور کئی طبقے باقاعدہ ان کے اور مریم مقدسہ کے مجسمے بنا کر پوجا کرتے ہیں۔

☆...... رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشاعت حق کے لئے مخالفین سے جہاد کیا۔

☆...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو بنی اسرائیل کو محض فرعون کی غلامی سے چھڑایا لیکن رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو تمام غلامیوں سے نجات دلا کر خدائے واحد کا پرستار بنادیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کے معبودان باطل کا جنازہ نکال دیا' پتھر کے بت' سیاسی بت' خواہشات کے بت اور رنگ ونسل کے تمام بتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاش پاش کردیا۔

☆...... سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی معاشرہ کو بامقصد بنانے کے لئے شادیاں بھی کیں تاکہ ایک سوچ پرور اور خوشگوار فیملی ماحول کا نمونہ پیش ہوسکے' جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت وتعلیم سے یہ شعبہ انسانی بالکل تشنہ کام ہے۔

☆...... رحمۃ للعالمین ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم کامل اور اپنی سیرت طیبہ سے انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں کامل ترین اور اعلیٰ ترین نمونہ پیش فرمایا۔ محض عبادات اور مختصر سے اخلاقی حدود تک ہی منحصر نہ رہے بلکہ ایک فرد سے لے کر تمام عالم کے لئے دائمی طور پر بہترین اسوۂ حسنہ پیش فرمایا کہ اس جیسا کسی اور کی طرف سے ناممکن اور محال ہے' اگر آج اسے اپنالیا جائے تو تمام خطہ ہائے ارضی امن و سکون سے مالا مال ہوکر جنت نظیر بن جائیں۔

☆...... آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس سال کی عمر مبارک میں عہدہ نبوت ورسالت پر فائز کیا گیا۔

☆...... آپ کے بعد دین حق کو باقی اور جاری رکھنے کے لئے آپ کے بعد بہترین جانشین ہوئے' جنہوں نے بہترین سطح پر دین الٰہی کی اشاعت فرماکر ایک جنت نظیر وسیع تر معاشرہ قائم کردیا' حتیٰ کہ یہ فضا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ۶۵ لاکھ مربع میل پر قائم ہوگئی' جس میں کوئی بے انصافی اور زیادتی ہرگز نہ تھی' ہاں حضرت مسیح علیہ السلام کے جھوٹے اور غلط کار ماننے والے اسی فضائے عدل وانصاف کو مکدر کرنے کی ہمیشہ انتھک کوشش کرتے رہے' حتیٰ کہ یہ نالائق مدعیان مسیحیت تمام تاریخ اسلام میں اسی تخریب کاری میں مصروف رہے اور آج تک اس حماقت میں مصروف عمل ہیں' جس کے نتیجے میں انسانی معاشرہ ہر قسم کی بے اطمینانی اور اضطراب میں غرق ہوچکا ہے۔ سطح ارضی کا کوئی ایک خطہ پرامن نہیں ہے چاہے ان کا اپنا ہو یا ہمارا ہو۔

☆...... سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرہ عدل وانصاف اور امن وسکون قائم کرنے کے لئے بہترین اصول وضوابط علمی اور عملی طور پر نافذ فرمائے' جس میں کسی مجرم کی بھی مدد رعایت ہرگز نہ تھی' نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جانشین بالخصوص خلفاً راشدہ نے اس فضا کو مزید سے مزید منور کردیا کہ اقوام' غیر اہل اسلام کا تسلط سایہ رحمت تصور کرکے اس کی آمد کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے' حتیٰ کہ اسلامی عہد میں ہی دنیا کی مردود ومطرود قوم یہود بھی اطمینان کا سانس لینے لگی ان کے لئے یہ سنہری دور تھا۔

☆...... فرزند ابراہیم علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقل مرکز توحید خانہ کعبہ کو ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی کا مرکز بنادیا' جیسے موسیٰ علیہ السلام نے قبطی بت پرستوں سے صرف اپنی قوم کو نجات دلائی اور حضرت مسیح علیہ السلام کی امت کچھ مدت بعد خود مسیح و مریم وغیرہ کے بت بنا کر پوجنے لگی ان پر اکابر پرستی' قبر پرستی اور صلیب پرستی کی گمراہانہ فضا ہر طرف محیط ہوگئی۔

☆...... رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جیسے باطن اوصاف وکمالات میں یکتائے زمانہ تھے کہ کڑے سے کڑے دشمن بھی آپ کو ہمیشہ صادق و امین کے القاب سے یاد کرتا تھا' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری حسن بھی بے مثال تھا' چنانچہ موسیٰ علیہ السلام بھی صورتاً اور سیرتاً اپنی حد تک نہایت حسین تھے۔ (اعمال ۷: ۲۰ خروج ۲: ۲)

☆...... حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اپنی طبعی عمر پوری کرکے زمین میں مدفون ہوئے۔ (استثناباب ۳۴) اسی طرح ہادی عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنا فریضہ رسالت مکمل کرکے سرزمین مدینہ منورہ میں استراحت فرما ہوئے۔

☆...... ہادی کائنات خاتم الانبیاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از بعثت گلہ بانی فرمائی جیسے موسیٰ علیہ السلام نے گلہ بانی فرمائی۔

(خروج ۳)

☆......رہبر کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھی' جیسے حضرت کلیم اللہ کے ہاتھ ید بیضا کا مظہر تھا۔ (خروج ۴)

☆......حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ مقدس عطا ہوئی' جس کو باقاعدہ تلاوت کیا جاتا ہے' اسی طرح خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بے مثال کتاب قرآن مجید ملی' جس کی تلاوت بھی باقاعدہ آپ نے خود جاری فرمائی خلاف مسیح علیہ السلام کہ انہوں نے مروجہ اناجیل کو دیکھا تک نہیں ان کی تلاوت کا حکم کیسے دیتے؟

غرضیکہ بے شمار امور میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کلیم خدا علیہ السلام میں باہمی مناسبت موجود ہے' مگر یہ صورت' مسیح و موسیٰ علیہما السلام میں ثابت نہیں ہو سکتی لہذا مانند موسیٰ خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ کہ مسیح علیہ السلام خود قرآن بھی یہی گواہی دے رہا ہے فرمایا:

"انا ارسلنا الیکم رسولا کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔" (المزمل)

علاوہ ازیں اس پیشگوئی کے مصداق کے متعلق کتاب اعمال کا حوالہ فیصلہ کن ہے کہ یہ مثیل موسیٰ علیہ السلام اس وقت مبعوث ہوگا جبکہ مسیحؑ اپنا دور رسالت پورا کر کے آسمان پر جاچکے ہوں گے ازاں بعد یہ نبیوں کا موعود رسول اور امتوں کی آرزو نیز عہد کا رسول تشریف لاکر سابقہ تمام انبیأ' رسل اور ان کی جمیع تعلیمات کو از سر نو تازہ فرمادے گا وہ نبیوں کی بالخصوص مسیح علیہ السلام کی عظمت و شان دنیا پر آشکارا فرمائے گا۔ چنانچہ آج بھی عیسائی یہی ترانہ گارہے ہیں کہ:۔

مولا پاک جاندا ہے یسوع دی شان نوں
جھوٹ میں نہیں کہندا پڑھ کے ویکھ لے قرآن نوں

پھر مسیح علیہ السلام نے اس نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بے شمار بشارات ارشاد فرمائیں جو کہ سو فیصد آپ کی ہی ذات برحق میں جلوہ افروز ہوئی ہیں لیکن حق فراموش لوگ پھر بھی ضد اور تعصب کی لائن نہیں چھوڑتے ہر طرف سے آنکھ بند کر کے انکار پر ہی اڑ جاتے ہیں۔ کتاب اعمال باب ۳ کے مذکورہ بالا اقتباس کے آخر میں صاف وضاحت ہے کہ:

(۱) "جو شخص اس نبی (ﷺ) کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔"

تو ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام کی نہ سننے والے خود تو نیست نہ ہوئے بلکہ الٹا انہوں نے آپ کو بقول اناجیل مسیحؑ کو مصلوب کر دیا۔

(۲) "بلکہ سموائیل سے لے کر پچھلوں تک جتنے نبیوں کی باتیں کیں ان سب نے ان دونوں کی خبر دی ہے۔" (آیت ۲۴)

اب ظاہر ہے تمام صحائف بائبل میں پیشگوئیاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہیں' آپ کی سیرت طیبہ کے چیدہ چیدہ پیراگراف صفحات بائبل کو منور کر رہے ہیں حتیٰ کہ کتاب پیدائش سے مکاشفہ تک آپ کی سیرت طیبہ کے نمونے موجود و مشہور ہیں۔

پھر لکھا ہے کہ:

(۳) "تمام نبیوں کی اولاد اور اس عہد کے شریک ہو جو خدا نے تمہارے باپ دادوں سے باندھا جب ابراہیم سے کہا کہ:" تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پائیں گے۔"

تو اب دیکھئے اقوام عالم نے کس نبی اور اس کی امت سے برکات حاصل کیں؟ بتایئے آج یورپ کی ترقی کس امت کی مرہون منت ہے؟ دنیا جہاں کے تمام علوم و فنون کو زندہ کرنے اور رائج کرنے والا کونسا طبقہ ہے؟ عیسائی یا مسلمان؟

آخر میں فرمایا:

"خدا نے اپنے خادم (مسیح) کو اٹھا کر پہلے تمہارے پاس بھیجا تاکہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی بدیوں سے پھیر کر برکت دیوے۔" (آیت ۲۶)

فرمایئے کتنی صراحت ہے کہ مثیل موسیٰ' وہ عہد کا رسول' آمد مسیح علیہ السلام کے بعد جلوہ افروز ہوگا۔ اب اتنی فصاحت کے بعد بھی یہی راگ الاپے جانا کہ مثیل موسیٰ مسیحؑ ہی ہے' کتنی غیر معقول بات ہے۔

انجیل یوحنا کے باب اول میں ہے کہ:

"جب حضرت یوحنا (یحییٰ) تبلیغ فرمانے لگے تو علمأ یہود نے ان سے دریافت کرنے کے لئے ایک وفد بھیجا کہ تو کون ہے؟ کیونکہ اس وقت تین ہستیوں کا انتظار تھا: ایلیاہ' مسیح اور وہ نبی' تو یحییٰ نے فرمایا کہ میں ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ نہ میں مسیح ہوں اور نہ ہی وہ نبی؟"

اس وہ نبی سے مراد وہی ذات اقدس ہے جس کی پیشگوئی موسیٰ علیہ السلام کی توراۃ میں ہے۔ تو ظاہر ہے کہ تمام امت اسرائیل مسیح اور وہ نبی کو ایک نہیں بلکہ الگ الگ دو ہستیاں سمجھتے تھے' چنانچہ ریفرنس بائبل میں وہ نبی پر نمبر لگا کر نیچے استثنا ۱۸:۱۸ کا حوالہ مذکور ہے جس سے صاف معلوم

ہوا کہ :

"وہ نبی کا مصداق مسیحؑ نہیں بلکہ وہ نبی معظم ﷺ ہے جس کی بشارت حضرت موسیٰؑ نے دی تھی اور جو موسیٰ کے علاوہ بشارات عیسوی کا بھی مصداق برحق ہے۔"

ایک واضح ترین حقیقت یہ بھی ہے کہ :

"آنحضرت" لفظ آنحضور، آنسرور صرف سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہو رہا ہے اور کسی ہستی کے لئے نہیں۔ جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ وہ نبی معظم ﷺ جس کی موسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی تھی وہ وہی ہستی ہے جس کو آج بھی انسانیت کا بچہ بچہ اسی حوالہ سے یاد کر رہا ہے کہ آنحضور، آنحضرت یعنی وہ سرکار وہ حضور..... کون؟ جس کو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ : "خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کے بھائیوں سے ایک نبی برپا کرے گا۔" جو اس نبی کی نہ سنے گا تو وہ نبی وہی ہستی اقدس ہے جس کو آج بھی آنحضور، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یاد کیا جا رہا ہے، فرمایئے اس سے بڑھ کر کوئی دلیل ہو سکتی ہے؟"

اسی طرح بائبل کے ایک صحیفہ ملاکی نبی میں بھی مذکور ہے کہ :

"دیکھو میں اپنا رسول بھیجوں گا...... اور خداوند جس کے تم طالب ہو، ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہو گا۔ ہاں وہ عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو آئے گا رب الافواج فرماتا ہے پھر اس کے آنے کے دن کس میں تاب ہے اور جب اس کا ظہور ہو گا تو کون کھڑا رہ سکے گا؟" (باب ۳ آیت ۱،۲)

ملاحظہ فرمایئے کہ مندرجہ بالا اقتباس میں کتنی صراحت اور وضاحت سے ایک ایک جملہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ببانگ دہل آپ ﷺ کا کائنات کے رسول ہونے کی بشارت سنا رہا ہے۔

(۱) پہلا جملہ بطور عنوان کے ہے جس میں آپ ﷺ کو بطور رسول مبعوث کرنے کا باہتمام وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اور یہی عنوان خاص قرآن مجید میں موجود ہے حتیٰ کہ ایک جگہ اسی عہد کے حوالہ سے فرمایا :

"اہل الکتاب قد جاء کم رسولنا" (المائدہ ۱۵، ۱۹)

ترجمہ : "اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں اپنا خاص رسول بھیجوں گا۔"

اور جب وہ رسول برحق آگیا تو اہل کتاب کو یاد دہانی کرائی گئی کہ اے حاملین بائبل میں نے اپنے وعدہ (ملاکی باب ۳، وغیرہ) کے مطابق اپنا رسول معظم مبعوث کر دیا ہے لہذا اس کے قدموں میں آکر اپنی قسمت بنالو۔

(۲) وہ اپنی ہیکل (عبادت خانہ) میں اچانک آموجود ہو گا، یہ وصف سوائے خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی نبی کے حق میں نہیں پایا جاتا کہ وہ اپنے عبادت خانہ میں اچانک آداخل ہو، اس لئے کہ ہیکل تو سلیمان نے تعمیر کرائی تھی، جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے صدیوں بعد تعمیر ہوا، اس کے بعد مسیحؑ کے دور میں یہی ہیکل تھی مگر یہ موسیٰؑ کی تھی، سلیمان و داؤدؑ کی تھی، مسیحؑ کی نہ تھی، نیز مسیحؑ اس میں اچانک کبھی بھی داخل نہ ہوئے۔ نیز اس اچانک داخلہ کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے کہ وہ اپنی ہیکل میں نہایت دبدبہ اور شان و شوکت سے داخل ہو گا کہ کوئی بھی مخالف اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا، یہ مقام تو سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بھی نصیب نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب فتح مکہ کے دن حرم کعبہ میں داخل ہوئے تو کوئی بھی طاقت انسانی آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ مشرکین بھی مغلوب ہو گئے اور یہاں تک مغلوب ہوئے کہ آپ نے ان کے سامنے ان کے رکھے ہوئے ۳۸۰ بتوں کو پاش پاش کیا مگر وہ بھی مزاحمت نہ کر سکے، کتنی بڑی حقیقت ہے کہ اس کے سامنے کون کھڑا رہ سکے گا، کس میں کھڑے رہنے کی تاب ہو گی؟ واقعی یہ شہنشاہ دو عالم ﷺ کی یہی شان ہے کہ آپ نے جب اس روز "جاء الحق وزھق الباطل" فرمایا تو سب باطل پرست دم بخود ہو گئے، اپنے معبودان باطل کی آنکھوں کے سامنے درگت بنتے ذرہ بھی جنبش نہ کر سکے، اس سے بڑھ کر کیا عظمت و شان ہو سکتی ہے جو آج تک تاریخ عالم میں کسی کو نصیب نہ ہو سکی۔

المختصر اس اقتباس کا ایک ایک جملہ بلکہ ایک ایک لفظ بطور ملاحظہ کرو تو آپ کو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمایاں طور پر نظر آئے گی۔

پادری صاحبان :

باطن کی آنکھیں کھولئے، دل کے دریچے وا کیجئے پھر اوراق بائبل میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے ملاحظہ کیجئے رب کائنات کی قسم! آپ کو ضرور آسمانی بادشاہت کے مالک اور اس کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف ہو جائے گا، آپ کے جملہ اشکالات، وسوسے اور الجھنیں دور ہو جائیں گی۔

(انشاء اللہ العزیز)

صوبہ اراکان برما کی مختصر تاریخ

قادیانیت کا بڑھتا ہوا ناسور

تحریر: مولانا سید احمد محمودی

جنوب مشرقی ایشیا میں تقریباً سولہ ہزار مربع میل پر مشتمل (مقبوضہ اراکان) شمال میں ۱۷/درجے ۱۵ منٹ اور ۲۱ درجے ۲۷ منٹ عرض بلد اور مشرق میں ۹۲ درجے ۱۵ منٹ اور ۹۴ درجے ۵۵ منٹ طول بلد کے درمیان واقع ہے جہاں ستر فیصد مسلمانوں کے علاوہ مگھن، کایامگ، مونگ اور چکما قبائل آباد ہیں، شمال میں چھن پہاڑیاں اور ہندوستان ہیں مشرق میں اس کی سرحد ارکان یوما (کوہ یوما) جو کہ ریاست ارکان کو اصل برما سے جدا کر کے ایک طبعی جغرافیائی اکائی کی حیثیت فراہم کرتی ہے۔ مغربی سرحد خلیج بنگال کی ۳۶۰ میل پر طویل ساحلی پٹی ہے وفاق برما کے زیر انتظام صوبوں میں "مقبوضہ ارکان" ۱۴۳۰ سے ۱۷۸۴ تک ایک علیحدہ مسلم ریاست جس میں سرکاری زبان فارسی اور رائج سکہ میں کلمہ طیبہ کندہ ہوتا تھا جس پر ۱۷۸۴ء میں ہمسایہ ملک کے راجہ بودوپھیہ نے زبردستی اپنا قبضہ جما لیا اور ۱۹۱۹ء میں باقاعدہ برطانوی ہند کا حصہ بنا کر پھر ۱۹۳۷ء میں برطانوی برما کی برطانوی ہند سے علیحدگی کے بعد فرقہ وارانہ فسادات شروع کرائے گئے، قابض قوتوں کا مطمع نظر ریاست اراکان میں مسلم کشی ہی رہی۔ ۱۹۴۲ء میں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا جو کہ عالم انسانیت کے لئے تاریخی اور مسلم دنیا کے لئے بدترین یادگار ہے جس میں لاکھوں افراد متاثر ہوئے چار سو مسلم بستیاں تباہ کی گئیں اور نوے ہزار مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ فرقہ وارانہ فسادات و نسل کشی پر انسانی ہمدردی کی بنا پر اس وقت کی برٹش حکومت نے ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کو مشرقی بنگال، منٹگ، رنگپور، دنیاسپور اور کاکس بازار کے نواحی علاقوں میں بسا دیئے جن کی اولاد موجودہ بنگلہ دیش، پاکستان، دبئی اور سعودی عربیہ میں آباد ہیں۔

اراکانی مسلمانوں پر حکومتی مظالم کا تسلسل:

۴/جنوری ۱۹۴۸ء کو برما آزاد ہوا، پنگلونگ معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قومی پرچم کے ترجمان ستاروں میں مملکت میں آباد دوسری بڑی اکثریتی آبادی مسلمانوں کو نمائندگی نہیں دی گئی اور مسلم دشمنی کی بنا پر مسلم اکثریتی صوبہ مقبوضہ اراکان میں سیاسی، تعلیمی، ثقافتی اور اقتصادی جیسے اہم مسائل پر رکاوٹیں پیدا کی گئیں، نومبر ۱۹۴۹ء میں "مسلم مٹاؤ" پالیسی کے تحت باقاعدہ فوجی آپریشن کا آغاز کیا گیا، جنوری ۱۹۵۰ء میں تیس ہزار مسلمانوں کو غیر ملکی قرار دے کر پڑوسی اسلامی ملک مشرقی پاکستان دھکیل دیا۔ ۱۹۵۴ء میں محمد قاسم نامی مجاہد کی قیادت میں الحاق پاکستان کی تحریک اٹھی جو سالوں زوروں پر رہی، لیکن ظالم برمی حکومت کی سخت ترین اور مسلم دنیا کی خاموشی پالیسیوں کی بنا پر اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکی اور ۱۹۵۶ء میں تیرہ ہزار مسلمانوں کو بے دخل کر دیا گیا، اور ۱۹۶۲ء میں برما میں مارشل لاء کا نفاذ کر کے پورے ملک خصوصاً صوبہ ارکان کو ایک جیل خانہ میں تبدیل کر دیا۔ حج و مذہبی رسومات پر پابندی لگا دی گئی اوقاف پر قبضہ کیا گیا، مسلم قبرستانوں میں بدھ بستیاں بسائی گئیں، قربانی پر قوانین نافذ کئے اور اذان پر لاؤڈ اسپیکر کا استعمال قابل سزا جرم قرار دیا گیا، بدترین معاشی بحران پیدا کر کے پچیس ہزار سے زائد مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا پھر ۱۹۶۷ء میں انیس ہزار مسلمانوں کو بے دخل کیا گیا، ارکانی و روہنگیا مسلمانوں کا تاریخی اور بڑا انخلا اپریل ۱۹۷۷ء میں ہوا، جس میں تیس ہزار سے زائد مسلمان لقمہ اجل بنے چار لاکھ سے زائد مسلمانوں کو بنگلہ دیش میں پناہ لینے پر مجبور ہونا پڑا پھر دسمبر ۱۹۹۱ء میں "مسلم مٹاؤ" پالیسی کے تحت جاری برمی مظالم برداشت نہ کرتے ہوئے لاکھوں مسلمان بن بلائے بنگلہ دیش کا مہمان بننے پر مجبور ہوئے جو کہ اب بھی نہایت کسمپرسی کی حالت سے دوچار ہیں۔ بدقسمتی سے صدیوں سے آباد مسلمانوں پر بید خلی و قتل غارتگری، جبری بیگار اور مسلم ماؤں، بہنوں کی آبروریزی کا سلسلہ ہنوز جاری ہے اور ایک سوالیہ نشان کی صورت میں روہنگیا

مسلمانوں کا مسئلہ عالم انسانیت کے لئے سخت ترین المیہ ہے لیکن ارکان مسلمان اب بھی ظلم کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں اور ظالم برما کے مسلسل وحشیانہ مظالم کے سدباب اور دیگر تمام مسائل کا واحد حل جہاد میں سمجھتے ہیں اور اب ان کا نعرہ سعادت کی زندگی یا شہادت کی موت ہے۔

حال ہی میں مولانا سید احمد محمودی مہتمم مدرسہ عربیہ مشکوۃ العلوم جو کھیو ارکان' برما کا ایک خط (ایڈیٹر ختم نبوت کی ڈاک) میں موصول ہوا ہے جس میں موصوف نے برما میں مسلمانوں کی حالت زار اور وہاں پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"ریاستی تشدد کے علاوہ برما میں رشید ایم این اے اور برمی کابینہ کے دوسرے وزیر "پھوپوائن" دونوں قادیانیت کے پرچار میں پیش پیش ہیں اور قادیانیت کا لٹریچر جو انگریزی زبان میں ہوتا ہے بڑی تعداد میں خفیہ طور پر تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ مسلمان قادیانیت کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے جس کی وجہ سے قادیانیت کے فریب میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔" مولانا موصوف نے رنگون کے اپنے ایک دوست کا ذکر کرتے ہوئے مزید لکھا کہ: "ہفت روزہ "ختم نبوت" اور کچھ لٹریچر ان تک پہنچا ہے جو کہ ناکافی ہے۔" بہرحال ارکان برما کے مسلمانوں کی مظلومانہ آہیں اور سسکیاں اور وہاں پر بڑھا ہوا قادیانیت کا ناسور اور اس کا سدباب عالم اسلام کے لئے توجہ طلب ہیں۔

☆☆..........☆☆

بقیہ: فتنہ قادیانیت کی نقاب کشائی

کہہ دیا جائے کہ ہم تجھے چھوڑ دیتے ہیں اور تیری جگہ تیرے نبی کو کانٹا چبھو دیتے ہیں تو میں پھانسی پر لٹکنا گوارا کرلوں گا' لیکن اپنے نبی کو کانٹا چبھنا گوارا نہیں کرسکتا۔"

نیز اس کے علاوہ تبلیغی نصاب کے صفحہ ۱۷۰ پر ہے کہ جب عروہ بن مسعود ثقفی نے حضور علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ اشراف کی جماعت نہیں دیکھتا' یہ اطراف کے کم ظرف لوگ تمہارے ساتھ ہیں' مصیبت پڑنے پر سب لوگ بھاگ جائیں گے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ پاس کھڑے ہوئے تھے یہ جملہ سن کر غصہ میں بھر گئے اور ارشاد فرمایا کہ تو اپنے معبود لات کی پیشاب گاہ کو چاٹ' کیا ہم حضور اکرمؐ سے بھاگ جائیں گے؟ اور آپ کو چھوڑ دیں گے۔ نیز اس کے علاوہ معارف القرآن ج ۸' ص ۴۰۰ سورۃ ممتحنہ کی پہلی آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے (بخاری شریف جلد ۲ ص ۵۶۸) اسی طرح (بخاری شریف کتاب المغازی) کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

"مکہ مکرمہ کی ایک مغنیہ عورت سارہ نامی مدینہ منورہ میں آئی ہوئی تھی' جب وہ مدینہ سے جانے لگی تو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے اسے کفار کے نام ایک خط دیا جو حضور علیہ السلام کے مکہ مکرمہ پر خفیہ حملہ کرنے کے ارادہ پر مشتمل تھا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت علیؓ' ابو مرثدؓ' زبیر بن العوامؓ تینوں حضرات کو حکم دیا کہ سارہ کے پاس ایک خفیہ خط ہے جو وہ مکہ لے جارہی ہے وہ تمہیں روضہ خاخ پر ملے گی حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے گھوڑوں پر بیٹھ کر اس کا تعاقب کیا' ٹھیک وہ ہمیں اسی مقام پر ملی جس مقام پر حضور علیہ السلام نے حکم فرمایا تھا۔ ہم نے عورت کو کہا کہ خط دو؟ اس نے انکار کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے دل میں سوچا کہ حضور اکرمؐ کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا۔ خط ضرور اس کے پاس ہے' یہ جھوٹ بول رہی ہے' ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی مگر خط نہ ملا۔ ہم نے اسے کہا کہ خط دے دے ورنہ تیرے کپڑے پھاڑ کر خط لے لیں گے' اس پر گھبرا کر اس نے خط دے دیا۔" (باقی تفصیل معارف القرآن میں دیکھی جاسکتی ہے)

بقیہ: اخبار ختم نبوت

فارم جن پر مرزا منصور احمد آنجہانی قادیانی کے مہر دستخط تھے جن کی رقم ۲۸/اکتوبر ۹۶ء کو نیشنل بینک ربوہ میں جمع کرائی گئی جو ۳۷ لاکھ ۵۶ ہزار ۶۳۰ روپے اور ۳۴ لاکھ ۲۷ ہزار ۳۴۷ روپے کی تفصیل بھی پیش کی گئی۔ جناب نگر پر انکم ٹیکس چوری کیا گیا تھا اس کیس کو ری اوپن کیا گیا اور شکایات درست پائی گئیں جس پر اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس چنیوٹ نے قادیانی جماعت کو ۴۳ لاکھ روپے سے زائد انکم ٹیکس اور ۴۰ لاکھ روپے جرمانہ کل ۸۳ لاکھ روپے انکم ٹیکس لگایا لیکن تاحال قادیانیوں کو انکم ٹیکس میں گھپلا کرنے کی سزا نہیں دی گئی لہذا فی الفور انکم ٹیکس وصول کرکے ان کو سزا دی جائے۔

O

حوروں کا دولہا

تحریر: حافظ سید ریحان زیب

رافع بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ہشام بن یحییٰ کنانی نے کہا میں تمہیں ایک ایسا واقعہ سناتا ہوں جو میں نے خود دیکھا ہے اور اس واقعے کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت نفع پہنچایا ہے' اور میں اسی لئے سنا رہا ہوں تاکہ تمہیں بھی فائدہ پہنچے میں نے کہا ضرور سنایئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ۸۳ھ میں جہاد روم میں حصہ لیا اور اس وقت ہمارے امیر مسلمہ بن عبدالملک اور عبداللہ بن ولید تھے یہی وہ جنگ ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے طوانہ نامی مقام مسلمانوں کے ہاتھوں فتح فرمایا اس جہاد میں ہم اہل بصرہ اور اہل جزیرہ اکھٹے تھے اور ہم نے خدمت' پہریداری اور جانوروں کا چارہ لانے کے لئے باریاں مقرر کر رکھی تھیں۔ ہماری جماعت میں سعید بن حارث نامی ایک شخص بھی تھے وہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات بھر سجدوں میں لگے رہتے تھے' ہم چاہتے تھے کہ خدمت میں ان کی باری ہلکی رکھیں اور ان کی جگہ ہم خدمت کر لیا کریں تو وہ اس بات کو نہیں مانتے' بس صبح شام رات دن وہ محنت ہی محنت میں لگے رہتے تھے ایک بار ہم نے ایک قلعے کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور ہم سخت مشکلات میں مبتلا تھے' رات کو سعید بن حارث کے پہرے کی باری تھی' انہوں نے اس رات عبادت اور پہرے میں اتنی مشقت اور صبر کا مظاہرہ کیا کہ میں خود کو ان کے سامنے حق پر سمجھنے لگا میں نے رات گزرنے کے بعد کہا کہ اے سعید! آپ کے نفس اور آپ کی آنکھوں کا بھی آپ پر حق ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: "تم اتنا عمل کیا کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو" میں نے یہ اور اس طرح کی کئی احادیث انہیں سنائیں۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمارے چند گنے چنے سانس' فنا ہونے والی عمر اور گزر جانے والے دنوں کے علاوہ اور کیا ہے' میں تو موت کے انتظار میں ہوں یہ سن کر میں رونے لگا اور میں نے انہیں ثابت قدمی کی دعا دی پھر ان سے کہا آپ تھوڑی دیر آرام کر لیجئے تاکہ اگر دشمنوں سے لڑائی ہو تو آپ اس کے لئے تیار ہوں وہ خیمے کے ایک کونے میں سو گئے باقی تمام ساتھی مختلف کاموں میں مصروف ہو گئے اور میں کھانا تیار کرنے لگ گیا اچانک مجھے خیمے میں باتیں کرنے کی آواز آئی میں حیران ہوا اور جلدی سے اندر گیا تو وہاں سعید سو رہے تھے وہی نیند میں باتیں کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے انہوں نے نیند میں اپنا ہاتھ آگے بڑھایا پھر آرام سے واپس کھینچ لیا اور پھر کہا "رات تو وہی رات ہو گی۔" پھر وہ اچھل کر جاگ گئے اور وہ کانپ رہے تھے' میں نے انہیں سینے سے لگا لیا وہ برابر تڑپتے رہے' پھر آہستہ آہستہ ان کا ذہن واپس آ گیا اور وہ ذکر کرنے لگ گئے میں نے کہا کیا ہوا انہوں نے کہا سب ٹھیک ہے میں نے نیند کے دوران ان کے باتیں کرنے اور ہنسنے کا تذکرہ کر کے پوچھا کہ یہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا آپ مجھے معاف رکھئے اور کچھ نہ پوچھئے۔ مگر جب میں نے زیادہ اصرار کیا اور اپنی دوستی کا حق بتلایا تو وہ کہنے لگے: جب میں سو گیا تو میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے لوگ قبروں سے نکل کر محشر میں جمع ہیں۔ اچانک دو خوبصورت ترین شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے خوش ہو جاؤ اے سعید! اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے اور تمہاری محنت کی قدر فرمائی ہے اور تمہارے اعمال اور دعاؤں کو قبول کر لیا ہے اور زندگی میں ہی بشارت دے دی ہے' آؤ ہم تمہیں وہ نعمتیں دکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تیار فرمائی ہیں' وہ مجھے تمام لوگوں سے الگ کر کے دائیں جانب لے گئے جہاں پر ایک گھوڑا موجود تھا جو ہمارے گھوڑوں جیسا نہیں تھا وہ تو بجلی کی سی چمک کی طرح تیز رفتار تھا وہ ہمیں لے کر ہوا کی طرح تیز اڑتا ہوا ایک ایسے بڑے محل کے پاس لے آیا' جس کے اول آخر اور بلندی کی انتہا پر نظر نہیں پڑتی وہ محل گویا کہ چاندی کا تھا اور نور کی طرح چمک دمک رہا تھا' جب ہم اس کے پاس پہنچے تو وہ خود بخود کھل گیا اور ہم نے اس میں داخل ہو کر وہ چیزیں دیکھیں جن کی تعریف کوئی بیان نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کا گمان آدمی کے دل پر گزر سکتا ہے' ہم نے اس محل میں ستاروں کی تعداد میں ایسے خدمت گار بچے دیکھے جو موتیوں کی طرح تھے' جب انہوں نے ہمیں

دیکھا تو خوبصورت آواز میں پکارنے لگے یہ اللہ کا ولی ہے' اللہ کا ولی آگیا خوش آمدید اے اللہ کے ولی! پھر ہم آگے ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں سونے کے پلنگ بچھے ہوئے تھے' ان موتیوں سے جڑے پلنگوں پر ایسی لڑکیاں بیٹھی تھی جن کی شان مخلوق میں سے کوئی بیان نہیں کر سکتا ان کے درمیان میں ایک بلند پلنگ پر ان میں سب سے زیادہ حسین و جمیل اور سب سے زیادہ کمالات والی لڑکی تھی' ان دونوں آدمیوں نے مجھے کہا: "یہ تیرا گھر ہے۔" "یہ لڑکی تیری بیوی ہے یہی تیرا ٹھکانہ اور منزل ہے یہ کہہ کر وہ دونوں آدمی چلے گئے اور لڑکیاں میری طرف بڑھیں اور مجھے خوش آمدید کہنے لگیں اور مبارکباد دینے لگیں' اس طرح استقبال کرنے لگیں جس طرح گھر والے اپنے کسی سفر سے واپس آنے والے کا کرتے ہیں' پھر انہوں نے مجھے درمیان والے پلنگ پر اس لڑکی کے پہلو میں بٹھادیا اور کہنے لگیں یہ تیری بیوی ہے اور اس جیسی ایک بیوی اور بھی ہے اور ہم بہت عرصے سے تیرے انتظار میں تھے پھر میں اس لڑکی سے باتیں کرتا رہا وہ بھی میرے ساتھ باتیں کرتی رہی' اس نے بتایا کہ میں تیری ہمیشہ رہنے والی بیوی ہوں' تو ایک دن میرے پاس رہے گا اور دوسرے دن دوسرے دن دوسرے محل میں دوسری بیوی کے پاس۔ پھر میں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے نرمی سے میرا ہاتھ واپس کر دیا اور کہنے لگی: آج نہیں آج تو تمہیں دنیا میں واپس جانا ہے' میں نے کہا میں واپس نہیں جانا چاہتا' اس نے کہا ابھی تو آپ کو جانا ہے اور تین دن وہاں رہ کر آپ نے تیسری رات ہمارے ساتھ روزہ افطار کرنا ہے۔ (انشاء اللہ)

میں نے کہا رات تو وہی رات ہوگی اس کے بعد میں جاگ گیا۔ ہشام کہتے ہیں میں نے کہا تم اللہ کا شکر کرو' جس نے تمہیں آخرت کا بدلہ جیتے جی دکھادیا' انہوں نے کہا کہ میری زندگی میں آپ یہ بات کسی کو نہ بتایئے گا میں نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے پوچھا ساتھی کہاں ہیں؟ میں نے کہا بعض جنگ کرنے گئے ہیں اور بعض دوسرے کاموں کے لئے گئے ہوئے ہیں' یہ سن کر وہ اٹھے انہوں نے غسل کیا خوشبو لگائی اور اسلحہ اٹھا کر میدان جنگ میں چلے گئے وہ روزے کی حالت میں تھے سارا دن وہ لڑتے رہے اور شام کو واپس آگئے واپسی پر ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ آج انہوں نے (یعنی سعید نے) تو وہ کام کیا جو ہم نے کبھی نہیں دیکھا' انہوں نے آگے بڑھ کر حملے کئے' اپنے آپ کو دشمنوں کے تیروں اور پتھروں کے درمیان ڈالا مگر انہیں کوئی تیر یا پتھر نہیں لگ رہا تھا' میں نے دل میں کہا اگر تمہیں اصل بات معلوم ہو جائے تو تم بھی اس کی طرح آگے بڑھو گے۔ اس کے بعد سعید نے کسی چیز سے روزہ افطار کیا اور رات بھر مصلے پر کھڑے رہے اور صبح پھر روزہ رکھا اور پچھلے دن کی طرح جہاد کیا' تیسرے دن میں بھی ان کے ساتھ نکلا تاکہ ان کا پورا معاملہ دیکھ سکوں' وہ سارا دن بہادری سے لڑتے رہے مگر دشمن کا کوئی ہتھیار اور کوئی تدبیر ان پر کارگر نہیں ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ سورج کے غروب کا وقت قریب آگیا اور پہلے سے زیادہ چست نظر آنے لگے' اس وقت قلعے کے اوپر سے ایک کافر نے تاک کر انہیں تیر مارا جو ان کی گردن میں لگا اور وہ زخمی ہو کر گر پڑے ساتھیوں نے جلدی بڑھ کر اٹھایا اور پیچھے لے آئے' اس وقت ان کے جسم میں کچھ جان تھی میں نے انہیں کہا: "مبارک ہو اس چیز کی جو آپ کو آج افطار کے وقت ملنے والی ہے۔" "کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا۔ انہوں نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر مجھے آنکھ سے اشارہ کیا اور ہنس پڑے گویا کہ مجھے واقعہ خفیہ رکھنے کا وعدہ یاد دلایا' میں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا کہ میں وعدہ خلافی سے بچ گیا' پھر ان کی روح پرواز کر گئی' اس کے بعد میں نے بلند آواز سے پکار کر کہا اے لوگو! ہمیں بھی اسی طرح عمل کرنا چاہئے آؤ میں تمہیں تمہارے اس بھائی کا واقعہ سناؤں؟ لوگ جمع ہو گئے میں نے انہیں پورا واقعہ سنایا تو لوگ رونے لگے' میں نے اس دن سے زیادہ کبھی لوگوں کو روتے نہیں دیکھا' پھر انہوں نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا جس سے میدان گونج اٹھا دیکھتے دیکھتے یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور ہمارے امیر مسلمہ بن عبدالملک تک بھی پہنچ گئی' ہم نے کہا ان کا جنازہ پڑھایئے تو انہوں نے کہا وہی شخص پڑھائے گا جس کو اس واقعے کا علم ہوا ہے۔ ہشام کہتے ہیں میں نے جنازہ پڑھایا اور اسی جگہ ان کو دفن کر کے ان کی قبر کے نشان کو مٹا دیا۔ رات کے وقت سارے لوگ انہیں کی باتیں کرتے رہے اور ایک دوسرے کو جہاد پر ابھارتے رہے اور صبح کے وقت سب نے ایک نئے عزم اور اللہ سے ملاقات کے والہانہ جذبے کے ساتھ قلعے پر حملہ کر دیا اور سورج چڑھتے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے قلعہ فتح فرما دیا' ان پر اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

☆☆............☆☆

اخبارِ ختمِ نبوت

جماعت انجمن قادیانیہ ربوہ حال چناب نگر کے اخبارات رسائل کے ڈیکلریشن ختم کیے جائیں

جماعت انجمن قادیانیہ چناب نگر کو ۸۳ لاکھ روپے کے انکم ٹیکس میں گھپلا کرنے کی سزا دی جائے (مولانا فقیر محمد)

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے چیف سیکریٹری پنجاب اور کمشنر فیصل آباد سے مطالبہ کیا کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھنے کے بارے میں گورنر پنجاب کی طرف سے ۴/ فروری ۱۹۹۹ء کو جاری شدہ نوٹیفکیشن کے مطابق قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ سے قادیانی ڈپٹی کمشنر جھنگ کے ذریعہ متعلقہ نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کر دیا جائے بصورت دیگر قادیانی اخبارات و رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں' انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس کے مطالبہ پر ربوہ کا نام تبدیل کرنے کے بارے میں ۱۷/ نومبر ۹۸ء کو پنجاب اسمبلی نے متفقہ قرارداد منظور کی تھی اور صوبائی وزیر مال چوہدری شوکت داؤد کو نیا نام رکھنے کا اختیار دیا گیا تھا جس پر ایک مولانا صاحب نے نیا نام "نواں قادیان" کا نوٹیفکیشن ۱۲/ دسمبر ۹۸ء کو جاری کروادیا جس پر عالمی مجلس نے سخت احتجاج کیا اور نواں قادیان نام تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تجویز پر نواں قادیان کا نام تبدیل کر کے "چناب نگر" رکھنے کا نوٹیفکیشن ۴/ فروری ۹۹ء کو جاری کرایا۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے نئی حکومت اور چیئرمین سی بی آر و سیکریٹری خزانہ اسلام آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت انجمن احمدیہ چناب نگر سابقہ ربوہ کو ۸۳ لاکھ روپے انکم ٹیکس و جرمانہ اپیلٹ کمشنر انکم ٹیکس سرگودھا کی طرف سے معاف کرنے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے اور اس فیصلہ کے خلاف فوری طور پر انکم ٹیکس ٹریبونل میں اپیل دائر کی جائے اور قادیانی غیر مسلموں سے ایک ایک پیسہ انکم ٹیکس کا وصول کیا جائے' انہوں نے کہا کہ مولانا فقیر محمد کی تحریری شکایت ۲۵/ جون ۹۸ء بنام اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس سرکل چنیوٹ پر قادیانی انجمن احمدیہ سابقہ ربوہ حال چناب نگر کے خلاف تحقیقات شروع ہوئی اور ثبوت کے طور پر شکایت کے ساتھ تین چالان

باقی صفحہ ۲۳ پر

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا دورۂ شجاع آباد

شجاع آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر محقق العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی دعوت پر شجاع آباد تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا اور سنگ بنیاد سے پہلے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا بعد ازاں آپ کے اعزاز میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ مولانا شجاع آبادی نے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ حضرت اقدس مدظلہ جہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں ۱۹۸۳ء میں شجاع آباد شہر سے جلالپور پیروالا روڈ پر چودہ پندرہ میل تک کوئی مرکز اہل حق کا نہیں تھا۔ الحاج میاں عبدالخالق نے ہمت فرما کر ۱۹۸۳ء میں مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ کی بنیاد رکھی۔ لیکن مسجد کے لئے جگہ میسر نہ آسکی۔ الحمدللہ! آج اللہ پاک نے برلب سڑک ۷ مرلے جگہ عطا فرمائی ہے۔ جہاں 40X32 فٹ مسجد 40X16 برآمدہ کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ حضرت والا نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس پسماندہ علاقہ میں قدم رنجہ فرما کر اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔

حضرت والا نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مساجد کی تعمیر اور دیکھ بھال بہت بڑی سعادت کی بات ہے اور جو شخص ایک پرندہ کے گھونسلہ کے برابر مسجد بناتا ہے (یعنی چھوٹی سی مسجد بناتا ہے) تو اللہ پاک اپنی شایان شان جنت میں عالیشان گھر عطا فرمائیں گے۔ آپ نے مسجد کی جلد تعمیر کے لئے دعا بھی فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ اشرف العلوم کے طلبہ اور اساتذہ سے خطاب فرمایا اور امام اولیاء' شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔ بعد نماز عشاء شاہی مسجد میں آپ نے مختصر خطاب فرمایا بعد ازاں جامعہ فاروقیہ کے طلبہ کی دستاربندی کرائی اور تقریباً پون گھنٹہ خطاب فرمایا اور ملتان تشریف لے گئے حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ بھی آپ کے ہمسفر تھے اور حضرت اقدس کا یہ دورہ بھرپور کامیاب رہا۔

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اختر ؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۶	تُحفہ فار قادیانیت (انگلش)	〃 〃 〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃 〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائیبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیحؑ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گرداسپوریؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھریؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃 〃 〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہرچہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمٰن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۶۰
۳۲	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد خاں	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

REGD. NO. SS-160

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

مسلم کالونی چناب نگر میں

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

سالانہ

ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

14 نومبر تا 7 دسمبر 1999ء مطابق 5 تا 28 شعبان 1420ھ

اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب، حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب، حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی صاحب، صاحبزادہ طارق محمود صاحب، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب، حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود صاحب، حضرت مولانا خدا بخش صاحب، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی صاحب، حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب، جناب الحاج اشتیاق احمد صاحب، جناب محمد متین خالد صاحب، جناب محمد طاہر رزاق صاحب

- کورس میں داخلہ درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلبا کو دیا جائے گا۔
- ملازمین اور تجارت پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں۔
- شرکاء موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ ناشتہ، کھانا، کاغذ، قلم ادارہ فراہم کرے گا۔
- درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوادیں۔ طلبا سالانہ امتحان سے فارغ ہو کر سیدھے مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں۔

شعبہ دار المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون : 514122